صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 26 اپریل 2019 بمطابق 20 شعبان المعظم 1440 ہجری دوپہر دو بجکر اڑتیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطَـٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمَـٰنِ الرَّحِیمِ۔

أَفَحَسِبۡتُمۡ أَنَّمَا خَلَقۡنَـٰكُمۡ عَبَثًا وَأَنَّكُمۡ إِلَیۡنَا لَا تُرۡجَعُونَ o فَتَعَـٰلَى ٱللَّهُ ٱلۡمَلِكُ ٱلۡحَقُّۖ لَاۤ إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ ٱلۡعَرۡشِ ٱلۡكَرِیمِ o وَمَن یَدۡعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَـٰهًا ءَاخَرَ لَا بُرۡهَـٰنَ لَهُۥ بِهِۦ فَإِنَّمَا حِسَابُهُۥ عِندَ رَبِّهِۦۤۚ إِنَّهُۥ لَا یُفۡلِحُ ٱلۡكَـٰفِرُونَ o وَقُل رَّبِّ ٱغۡفِرۡ وَٱرۡحَمۡ وَأَنتَ خَیۡرُ ٱلرَّ ٰحِمِینَ۔ صَدَقَ ٱللَّهُ ٱلۡعَظِیم۔

(ترجمہ): کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے۔ تو خدا جو سچا بادشاہ ہے (اس کی شان) اس سے اونچی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی عرش بزرگ کا مالک ہے۔ اور جو شخص خدا کے ساتھ اور معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کچھ بھی سند نہیں تو اس کا حساب خدا ہی کے ہاں ہوگا۔ کچھ شک نہیں کہ کافر رستگاری نہیں پائیں گے۔ اور خدا سے دعا کرو کہ میرے پروردگار مجھے بخش دے اور (مجھ پر) رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔ وآخِرُ الدَّعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave applications:جناب فیصل امین گنڈاپور صاحب آج کے لئے، محترمہ شاہدہ وحید صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، جناب محب اللہ خان صاحب، منسٹر لائیو سٹاک آج کے لئے، حاجی انور حیات خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب جمشید خان مہمند، ایم پی اے آج کے لئے، جناب لائق محمد خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب آغاز اکرام گنڈاپور صاحب آج کے لئے، جناب محمد نعیم خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ ثمر بلور صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، جناب فضل الٰہی صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، سردار محمد یوسف زمان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، میاں نثار گل صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، سردار رنجیت سنگھ صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ، ایم پی اے آج سے باقی ماندہ اجلاس تک کے لئے، جناب نذیر احمد عباسی صاحب آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

آج کا ایجنڈا کافی طویل ہے کیوں کہ لوکل باڈیز بل ہے۔ جی درانی صاحب!

رسمی کارروائی

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! آپ کا شکریہ۔یہاں پر ہم نے ایک مسئلہ اٹھایا تھا، پھر یہاں پر گورنمنٹ بھی ہمارے ساتھ اس پر متفق ہوئی جو بلین ٹریز کا تھا، اس کیلئے ایک پارلیمانی کمیشن بھی بن گیا، پارلیمانی کمیشن کی پھر آپس میں میٹنگ بھی ہوئی، ہم نے بنوں کا وزٹ 25 تاریخ کا طے کیا کہ 25 تاریخ کو جائیں گے لیکن افسوس کی بات ہے کہ اس دن یہاں پر اجلاس کے بعد اپوزیشن نے فیصلہ کیا کہ قائمہ کمیٹیوں سے اور ڈیڈک چیئر مین شپ سے ہم نے Resign دیا تو مجھے اپنے پروٹوکول آفیسر نے شام کے بعد بتایا کہ وہ Meeting postponed ہے، میں نے پوچھا کہ کیوں؟ اس نے کہا کہ مجھے پتہ نہیں ہے، پھر اس کے بعد میں نے شوکت یوسفزئی صاحب کو فون کیا کہ شوکت ہماری Commitment کل جانے کے لئے تھی تو ابھی آپ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ اس نے کہا کہ آپ لوگوں نے قائمہ کمیٹیوں سے Resign دیا ہے، لہذا ہم نے اس کو Postponed کیا، میں نے کہا کہ ہم نے اسمبلی

کے ممبر کی حیثیت سے استعفے نہیں دیئے ہیں اور یہ کمیشن جو ہے یہ پارلیمانی کمیشن ہے، اس کا قائمہ کمیٹیوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، تو وہ سمجھ گیا، اس نے کہا کہ میں بات کرتا ہوں، پھر صبح میں نے دوبارہ بات کی، اس نے مجھے کہا کہ اشتیاق ارمڑ صاحب کو اور سیکرٹری صاحب کو میں کہتا ہوں کہ وہ آ جائیں، اس کے بعد میں خود اشتیاق ارمڑ صاحب کو ٹیلیفون کرتا رہا لیکن اس نے میرے ٹیلیفون کا کوئی جواب نہیں دیا۔ جناب سپیکر صاحب! میں تو یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ فرمان جو میٹنگ کا ہوا ہے، جاری ہوا ہے، آج کل ہمارے سیکرٹری صاحب بھی اس طرح ہیں کہ تھوڑا سا شاہ سے زیادہ وفادار بن رہے ہے کیوں کہ وہ نازک پوزیشن میں بیٹھے ہیں اور نازک پوزیشن کا فائدہ ہمیشہ سپیکر کو اور گورنمنٹ کو Put کرتا ہے، مجھے یہ بتائیں کہ یہ فرمان جو جاری کیا ہے، آپ کی طرف سے ہے، اسمبلی سیکرٹری کی طرف سے ہے یا گورنمنٹ کی طرف سے ہے؟ آیا یہ کمیشن جو بنا ہے، اس کا قائمہ کمیٹی کے ساتھ کوئی تعلق ہے، کیا ڈیڈک چیئرمین کا کمیٹی کے ساتھ کچھ تعلق ہے؟ ورنہ پھر ہم یہ محسوس کریں گے، ہم تو وہاں پر چلے گئے تھے، وہاں پر ہم نے چار Sites دیکھیں، خوشدل خان گواہ ہیں، لطف الرحمان صاحب گواہ ہیں، شگفتہ بی بی، شیر اعظم، سردار یوسف صاحب گواہ ہیں، ہم نے ایسی Sites دیکھیں جو آٹھ ہزار کنال کی زمین بھی تھی لیکن وہاں پر دو سو پودے نہیں تھے، ہم ایسی جگہوں پر گئے کہ جہاں پر نو سو کنال زمین تھی، اس میں ایک پودا نہیں تھا، یہ گواہی خوشدل خان دے گا، ہم ایسی Site پر بھی گئے کہ جہاں پر آٹھ ہزار کنال زمین ہے، دوسرا وہاں پر انہوں نے چھپانے کے لئے آگ لگائی ہے اور پھر چوتھی Site پر گئے، پھر سیکرٹری صاحب کرک آئے تھے، کرک میں لطف الرحمان صاحب کی ان کے ساتھ بات بھی ہوئی ہے اور سیکرٹری فارسٹ ہم سے کہہ رہے تھے کہ میں تو کرک سے آیا ہوں لیکن لطف الرحمان نے مجھے بتایا، انہوں نے بھی وضاحت کی کہ میں گورنمنٹ کی طرف سے نہیں آیا ہوں، جب ہم نے سیکرٹری کو فون کیا کہ اس Site پر آ جائیں، جہاں پر کچھ ہے ہی نہیں، وہاں پر بنوں کا ڈی ایف او ان کو گھماتا رہا، شام تک ان کو گھماتا رہا، ہم سے ملنے کے لئے، آخر جب ہم نے وزٹ ختم کیا تو مجھے یہ وضاحت دے دیں کہ یہاں پر اپوزیشن اور گورنمنٹ جو بات طے کرتی ہیں، اس کے بعد اس میٹنگ کی تبدیلی جو ہے، اپوزیشن کا کوئی حق بنتا ہے کہ آپ یا آپ کا سیکرٹری یا گورنمنٹ میرے ساتھ رابطہ کرے کہ یہ مشکل ہے، ہم اس کو Postponed کریں، یہاں تک جب بات آتی ہے تو شکر ہے کہ ہمارے سیکرٹری صاحب آپ کو جلدی میں کوئی رولز کا حوالہ دیتے ہیں لیکن میں ان سے بھی یہی پوچھتا ہوں کہ آیا اس طرح میٹنگ کو تبدیل کرنا، یہ اپوزیشن کے ساتھ ایک انتہائی امتیازی

سلوک نہیں ہے ؟یہاں پر جو کرپشن ہم بتا رہے ہیں، گورنمنٹ اس سے بھاگنے کی کوشش نہیں کر رہی ہے ؟اگر یہ صورتحال رہی تو پھر یہاں پر چلنا بڑا مشکل ہو جائے گا، ہم آپ کا بے حد احترام کرتے ہیں، آپ کی چیئر کا بھی کرتے ہیں، آپ کی ذات کا بھی کرتے ہیں لیکن اپنی ذات سے بھی سمجھوتا نہیں کر سکتے، اپوزیشن کے Role سے بھی سمجھوتا نہیں کر سکتے ہیں، یہ ہمارے فرائض میں آتا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ یہ رولز 168 ہے:

"A Committee shall sit on such day and at such hour as the Chairman of the Committee may determine but a Committee may not sit without the leave of the Speaker, at a time when the Assembly is sitting:

Provided that if the Chairman of the Committee is not readily available, the Secretary may fix the date and time of a meeting."

یہ تو وہ ایک کلاز ہے جس کے تحت شوکت یوسفزئی صاحب نے In writing دیا ہے To Assembly، اب جو آپ کے Resignations ہیں، اس میں شاید انہوں نے پڑھا اور اس سے ان کو کوئی آئیڈیا ہوا، ہم مندرجہ ذیل ممبران صوبائی اسمبلی کمیٹیوں کی چیئرمین شپ اور ممبر شپ سے احتجاجاً استعفیٰ پیش کرتے ہیں، اب اس میں قائمہ کا الگ لفظ نہیں ہے، کمیٹیوں کا لفظ ہے یا تو صرف قائمہ کا ہوتا تو پھر سامنے آ جاتا، اب اس میں جتنی کمیٹیاں ہیں، وہ ساری شامل ہو گئی ہیں اور پھر اسی رول 168 کے تحت شوکت صاحب نے شاید کیا ہے کہ وہ آ جائیں گے، ابھی ان سے ہم بات کر لیتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: وہ استعفے آپ نے منظور کئے ہیں ؟۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ پراسیس میں ہیں، میں نے۔

قائد حزب اختلاف: اگر آپ نے منظور کئے ہیں تو پھر ہمیں بتا دیں کہ میں نے منظور کئے تھے، اس وجہ سے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ابھی منظور نہیں ہوئے ہیں، ابھی منظور نہیں ہوئے، ابھی منظور نہیں ہوئے۔

قائد حزب اختلاف: نہیں ہوئے تو اس کا جواز آپ کا سیکرٹری کیوں آپ کو دے رہا ہے ؟۔۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن میں 168 کا آپ کو ریفرنس دے رہا ہوں کہ 168 میں ہے۔

قائد حزب اختلاف: نہیں نہیں، دیکھیں نا، ایک بات پر عمل نہیں ہوا ہے، ابھی تک آپ نے منظور نہیں کئے ہیں، سیکرٹری صاحب۔۔۔۔

(شور)

<u>قائد حزب اختلاف:</u> آپ اگر اتنی جلدی میں ہیں، ہم تو ابھی آپ کو کہہ رہے ہیں کہ خدارا یہ استعفےٰ ابھی منظور کر لیں، میں ابھی بھی آپ سے استدعا کرتا ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> درانی صاحب! آپ تو اسمبلی کا حسن ہیں۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> ہم یہاں آپ کے ساتھ بیٹھنے والے ہیں لیکن یہ کیا طریقہ ہے؟ جو غلط Rule دیتا ہے اور غلط یہاں پر۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں نہیں، آپ اسمبلی کا حسن ہیں، آپ کو ہم کیسے چھوڑ سکتے ہیں، میں Mediation کر رہا ہوں، In.between، نہیں سیکرٹری صاحب کا اس میں، دیکھیں اب شوکت صاحب آ جائیں۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> جی بابک صاحب!

<u>جناب سردار حسین:</u> جناب سپیکر! شکریہ۔جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سردار حسین:</u> شکریہ جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> بابک صاحب!

<u>جناب سردار حسین:</u> میں تو بڑی معذرت کے ساتھ۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سردار حسین:</u> لیڈر آف دی اپوزیشن خود آئے، جناب سپیکر! میں اردو میں بات کر لوں گا، خیر میں اردو میں بات کرتا ہوں، میں اردو میں بات کرتا ہوں، لیڈر آف دی اپوزیشن خود اس میٹنگ میں تشریف لائے تھے اور جو کمیٹی کے چیئر مین صاحب تھے، ہمارے انفارمیشن منسٹر وہ چیئر کر رہے تھے، بڑی بحث ہوئی تھی، تمام ممبران بیٹھے تھے اور پھر چیئر مین صاحب نے، کمیٹی کے چیئر مین، تاریخ کے حوالے سے بات ہو رہی تھی، تاریخ انہوں نے طے کر لی، پھر لیڈر آف دی اپوزیشن نے تمام ممبران کو دعوت بھی دی کہ رات ہمارے ہاں ٹھہریں، دعوت کا بھی انہوں نے انتظام کیا تھا، منسٹر صاحب بھی بیٹھے تھے،

سیکرٹری صاحب بھی بیٹھے تھے، تمام ممبران بیٹھے تھے، اسی تاریخ پر اتفاق ہوا۔ جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں ہے، حکومت کے پاس اختیار ہے، ہم آپ کو حکومت کا حصہ نہیں سمجھتے لیکن اس اسمبلی کی کچھ روایات رہی ہیں جو ہمارے بزرگ وزراء اعلیٰ رہے جو فیڈرل منسٹر رہے، ان کو چیئرمین نے تاریخ دی تھی، بالکل ہم نے استعفے دیئے ہیں، ہم نے استعفے دیئے ہیں لیکن یہ کون سا طریقہ ہے کہ Suppose آپ کسی PAC کو چیئر کرتے ہو اور کسی آڈٹ پیرے کے حوالے سے آپ Site کا وزٹ دے دیتے ہو اور پھر سارے ممبران وہاں پر چلے جاتے ہیں، یہاں پر آپ کا سیکرٹری تاریخ بدل دیتا ہے، جناب سپیکر! یہ کون سی اخلاقیات ہیں، یہ کون سے اصول ہیں اور پھر جو طریقہ آپ اپنا رہے ہو، میں بڑی معذرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ آپ Custodian of the House، میں پہلی دفعہ اپنے اپوزیشن لیڈر کو اتنے تدبر کے ساتھ، اتنی استقامت کے ساتھ، کتنی زیادتیاں یہاں سے ہو رہی ہیں، چار اجلاس حکومت کی طرف سے ہوئے ہیں، میں نے نہیں دیکھا کہ اپوزیشن لیڈر صاحب نے Temper lose کیا ہو لیکن یہ میں آپ کو ضرور بتادوں کہ یہ اکرم درانی صاحب سارے صوبے کی اپوزیشن کو لیڈ کر رہے ہیں، ہم بڑی استقامت کا مظاہرہ کر رہے ہیں، ہم بڑے صبر کا مظاہرہ کر رہے ہیں، میں ضرور آپ کو یہ بتادوں، اگر کسی کا یہ خیال ہو کہ ان کی تعداد کم ہے، یہ ان کی خام خیالی ہوگی، میں ضرور آپ کو یہ بتادوں اور میں چیلنج کرتا ہوں، خدا کی قسم اگر ہم چاہیں، میرا اپوزیشن لیڈر مجھے بتادے، ایک منٹ بھی یہ اسمبلی چل نہیں سکتی، میں چیلنج کرتا ہوں (تالیاں) یہ کوئی طریقہ ہے؟ ہم اس صوبے کے لوگ ہیں، تین تین اور چار چار پشتوں سے یہاں پر سیاست کر رہے ہیں، ہم نے یہاں پر سب پارٹیوں کی حکومتیں دیکھی ہیں، ہم نے یہ طریقہ نہیں دیکھا ہے، یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کی اکثریت ہے، چلو آ جائیں، میدان میں دیکھتے ہیں، ایک دوسرے کو اس طریقے سے کہ یہ اسمبلی نہیں چلے گی۔ جناب سپیکر! میں اس چیز میں نہیں پڑنا چاہتا کیوں کہ تیس سالہ پرانا، اور میں نے اس اسمبلی کے جو رولز ہیں، وہ مجھے اجازت نہیں دے رہے کہ میں ان چیزوں پر بات کروں لیکن وہ بات میں باہر کر سکتا ہوں۔ جناب سپیکر! اس طرح آپ سے اور آپ کی کرسی سے یہ توقع ہم نہیں رکھتے کہ آپ کی حکومت وہاں پر بنے، پہلے پانچ سالہ حکومت میں، میرے بڑے محترم ہیں، میرے پڑوسی تھے، میرے ان کے ساتھ بڑے برادرانہ مراسم ہیں لیکن جب بات اسمبلی رولز کی آتی تھی، میں Criticize کرتا، جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو بابک صاحب، میں صرف۔

جناب سردار حسین: میں آپ سے Expect کرتا ہوں، آپ سے Expect کرتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں صرف ایک وضاحت کرتا ہوں۔

جناب سردار حسین: نہیں نہیں، میں یہ نہیں کہتا، جناب سپیکر! آپ نے ضرور یہ کمیٹی جو تھی وہ قائمہ کمیٹی نہیں تھی، یہاں میں نے فلور آف دی ہاؤس کہا تھا، درانی صاحب نے فلور آف دی ہاؤس کہا تھا کہ ہم قائمہ کمیٹیوں کی چیئرمین شپ اور ممبر شپ سے Resign دے رہے ہیں، ہم نے سلیکٹ کمیٹیوں کا نہیں کہا تھا، (تالیاں) ہم نے سپیشل کمیٹی کا نہیں کہا تھا، ہم نے قائمہ کمیٹیوں کا کہا تھا اور اب مجھے بڑی معذرت سے کہنا پڑتا ہے کہ آپ غلط Interpret کر رہے ہیں، جناب سپیکر صاحب! آپ سے یہ توقع نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میں ایک وضاحت کرتا ہوں، میں بالکل صحیح Interpret کر رہا ہوں۔ دوسری بات یہ کہ ہمارے سیکرٹریٹ کا اس میں کوئی قصور نہیں، ہمیں چیئرمین آف دی کمیٹی نے In writing دیا تھا اور اب چیئرمین، میں نے چیئرمین کے بارے میں رول پڑھا ہے کہ Chairman of any Committee جو ہے، 168 کے تحت اب ایک چیئرمین ہے۔

(شور)

جناب سپیکر: میری عرض سنیں نا، آپ میری عرض سنیں نا، شوکت یوسفزئی صاحب نے In writing دیا ہوا ہے، آپ چیک کر لیں، اس کے اوپر پھر انہوں نے وہ کیا ہے، یہ تو میں اپنے سیکرٹریٹ کی طرف سے وضاحت کر رہا ہوں، عاطف خان صاحب Respond کریں گے، سینیئر منسٹر!

جناب محمد عاطف {سینیئر وزیر (سیاحت، کھیل وثقافت)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت شکریہ، جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: عاطف خان صاحب کا جواب سنیں۔

سینیئر وزیر سیاحت، کھیل وثقافت: جناب سپیکر صاحب! اس طرح ہے کہ جیسے انہوں نے کہا کہ ہم نے کمیٹیوں سے یا قائمہ کمیٹیوں سے یا تمام سے Resign کیا ہے، آپ کہہ رہے ہیں کہ اس میں سارا لکھا ہوا ہے اور وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے صرف قائمہ کمیٹی کا لکھا ہوا ہے لیکن ان کی بات مجھے، آپ دیکھ لیں، ایک حساب سے وہ ٹھیک لگتی ہے، اگر آپ نے Resignations ان کے Accept نہیں کئے تو پھر وہ فی الحال

ممبرز ہیں، یہ نہیں ہو سکتا،   (تالیاں)   یاتو آپ Accept کر لیں تو پھر اور بات ہے لیکن اگر Accept نہیں کئے تو اگر میں Resign کر بھی دیتا ہوں اور وہ Accept نہیں ہوتا تو اس وقت تک ممبر ہو نا، اس وقت تک، دوسری بات یہ ہے کہ اگر شوکت یوسفزئی صاحب نے ان سے کمٹمنٹ کی تھی، اگر کمیٹی ہے اور وہ ختم نہیں ہوئی تو میرے خیال میں ان کو پھر انہوں نے کمٹمنٹ کی ہے یا تو اس کو Lop میں لینا چاہیئے کہ آج نہیں جا سکتے، کل چلے جائیں گے، کل نہیں جا سکتے، پرسوں چلے جائیں گے اور اگر میرے خیال میں وہ Busy رہے ہیں، شاید کل پرسوں کافی Busy رہے ہیں اور وہ وزیروں کے متعلق بیانات دے رہے تھے، اس وجہ سے وہ Busy رہے ہیں تو شاید اس وجہ سے وہ آپ کے ساتھ نہیں جا سکے، بہر حال ان کے ساتھ ٹائم رکھ لیں اور میرے خیال میں ان کو چلا جانا چاہیئے۔   (تالیاں)

جناب سپیکر: میں یہ درخواست کرتا ہوں، درانی صاحب! ایک منٹ، میں یہ۔

(شور)

جناب سپیکر: ایک سیکنڈ۔

(شور)

جناب سپیکر: ایک سیکنڈ، میں آپ سے ایک درخواست کرتا ہوں، میں آپ سے ایک درخواست کرتا ہوں۔

(شور)

جناب سپیکر: سن لیں، ایک منٹ۔

(شور)

جناب سپیکر: سن لیں نا، سن لیں۔

(شور)

جناب سپیکر: سن لیں۔

(شور)

جناب سپیکر: نہیں، میں جو بات کر رہا ہوں کہ یہ شوکت یوسفزئی صاحب نے کیا ہے، میری عرض سنیں، یہ شوکت یوسفزئی صاحب نے کیا ہے، تھوڑا Wait کر لیں، اس ایشو کو تھوڑی دیر کے لئے پینڈنگ رکھ لیں، وہ آ رہے ہیں، وہ آئیں گے تو خود جواب دیں گے Because he is the Chairman of the

Chairman of the کہ میں اپنے سیکرٹریٹ کی وکالت کر رہا ہوں کہ Committee، Committee, he wrote us.

(شور)

جناب سپیکر: بات سنیں، کمیٹی کا چیئرمین لیٹر لکھتا ہے۔

(شور)

جناب سپیکر: وہ لیٹر درانی صاحب کو دکھا دیں، وہ لکھتے ہیں کہ اس کو میں Postponed کرتا ہوں، اب کوئی بھی کمیٹی کا چیئرمین لکھے گا تو وہ Postponed ہو جاتا ہے، میں صرف اپنے سیکرٹریٹ کی حد تک بات کر رہا ہوں، باقی شوکت یوسفزئی صاحب خود جواب دیں گے، شوکت صاحب کو آنے دیں، وہ جواب دے دیں گے۔ جی درانی صاحب!

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب! ایک تو میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ شکر ہے کہ عاطف خان جیسے ایماندار لوگ بھی اس ہاؤس میں موجود ہیں، (تالیاں) اس لئے تو جمہوریت چلتی ہے کہ ایسے لوگ جمہوریت میں ہوں تو یہ چلتی رہتی ہے، ہم تو آج اس کی صداقت کی داد دیتے ہیں جو صداقت کی بات کی ہے (تالیاں) لیکن آپ کے سیکرٹری اب ہمیں یہ بھی بتائیں گے کہ یہ جونیئر ہے یا آفریدی سینیئر ہے یا یہ سینیئر ہے، یہ اسمبلی اس طرح نہیں چلے گی، اس پر ابھی ہم دیکھیں گے کہ یہاں پر ہائی کورٹ کے فیصلے نہیں مان رہے ہیں، ہائی کورٹ کے فیصلے بھی اگر یہاں پر اسمبلی میں نہیں مانے جا رہے ہیں، ہم اس اسمبلی کو ابھی رولز کے مطابق چلائیں گے، کسی کی بادشاہت کے مطابق نہیں چلائیں گے۔ جناب! مجھے شوکت یوسفزئی صاحب نے فون کیا، میری بات سن لیں، میں اشتیاق ارمڑ کو اور سیکرٹری صاحب بھیجتا ہوں، ان کی فون پر میرے ساتھ جو بات ہوئی ہے، یہاں پر جو لیٹر لکھا ہے، اگر شوکت یوسفزئی صاحب نے لکھا ہے تو یہاں پر آپ کے جو ماتحت لوگ ہیں، ان کا حق نہیں تھا کہ اپوزیشن سے پوچھیں اور تب لیٹر لکھیں، کیا ان کے ذہن میں اپوزیشن اتنی گری ہوئی ہے؟ یہ شوکت یوسفزئی کی بات کو من وعن تسلیم کرکے، ہم سے پوچھا بھی نہ جائے (تالیاں) اور شوکت یوسفزئی صاحب نے مجھے خود کہا کہ میں منسٹر کو اور سیکرٹری کو بھیجوں گا، وہ یہاں پر سامنے آجائیں لیکن وہاں پر جب ہم اس کی چوری پکڑ رہے تھے تو شوکت یوسفزئی کو میں پہلے سے جانتا ہوں اور وہ ان چیزوں کا سامنا نہیں کر سکتے، میرے ساتھ رہے ہیں، جب میں سی ایم تھا تو میں آج آپ کو صرف اتنا کہتا ہوں کہ آپ اپنے سیکرٹریٹ کو ہدایات دے دیں، آپ کے سیکرٹریٹ کی اس طرح کی باتیں تسلیم کرنے کے لئے ہم تیار نہیں ہیں۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! یہ رول 168 پر میں بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی آ جائیں، اس کو پینڈنگ رکھتے ہیں، ان سے پوچھیں گے۔ Let them come، بابک صاحب! جب شوکت صاحب آ جائیں، اس میں ہمارا کوئی نہیں ہے، انہوں نے لکھا، اب وہ آ کر خود ہی Explain کریں۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Call Attention Notices: Mr. Waqar Ahmad Khan, MPA, to move his call attention notice No. 238.

(شور)

جناب سپیکر: بس یار اس چیز کو ختم کریں، جب وہ آ جائے گا،

Mr. Waqar Ahmad Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 238, in the House

(شور)

جناب وقار احمد خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: وقار احمد خان!

جناب وقار احمد خان: شکریہ، جناب سپیکر! کال اٹینشن سے پہلے۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: تو کریں نا، اس پر بات کریں، آپ ایک ہی چیز کو لے کے بیٹھے ہوئے ہیں۔

(شور)

جناب وقار احمد خان: سر جی، کال اٹینشن۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، یہ کال اٹینشن ہے، اب میں نے ان کو فلور دے دیا ہے، اس کے بعد آپ بات کر لیں، میں آپ کی Dictation پر نہیں چلوں گا، میں اپنی کتاب کے مطابق چلوں گا، ایسا نہیں ہوتا، آپ تشریف رکھیں۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، آپ تشریف رکھیں، ہاؤس Run کرنے کا یہ کوئی طریقہ نہیں۔

(شور)

جناب سپیکر: وقار احمد خان! اگر بولنا ہے تو بولیں، ورنہ میں آگے جاتا ہوں۔

جناب وقار احمد خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! میں اپنے بھائیوں سے ریکوئسٹ کرتا ہوں کہ یہ بہت ضروری کال اٹینشن ہے۔۔۔۔۔

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: محمود خان بیٹنی صاحب! میں آپ کو موقع دوں گا، آپ کو بھی دوں گا، آپ کو بھی دیتا ہوں، ابھی فلور ان کے پاس ہے، So let him

جناب وقار احمد خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! کال اٹینشن سے پہلے میں ایک بات کرنا چاہوں گا۔ سر!۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: وقار صاحب! آپ نہیں بولتے تو میں لیجسلیشن کی طرف جاتا ہوں۔

(شور)

جناب سپیکر: بات ہو گی، اپوزیشن لیڈر نے کر لی، بابک صاحب نے کر لی، شوکت یوسفزئی صاحب آئیں گے تو جواب دیں گے۔ وقار خان!

جناب وقار احمد خان: جی سر!۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: کال اٹینشن نمبر 238، وقار خان!

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں بعد میں ٹائم دے دیتا ہوں، ابھی فلور ان کے پاس ہے، وقار صاحب کے پاس، اس کے بعد آپ لے لیں، After that آپ لے لیں لیکن Dictation میں نہیں لوں گا۔ جی وقار صاحب!

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: وقار خان نہیں کرتے تو پھر صلاح الدین صاحب! ممبر پراونشل اسمبلی، کال اٹینشن نوٹس نمبر 253۔

(شور)

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی کے آنے کے بعد اس ایشو پر بات ہوگی، پہلے نہیں ہوگی۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر! میں رول 168 Quote کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: رول شوکت صاحب آ جائیں تو Quote کریں، کال اٹینشن نمبر 253، صلاح الدین صاحب!

Mr. Salahuddin: Mr. Speaker Sir, I would request that the issue be resolved first, I can wait a little bit longer…..

Mr. Speaker: Issue will be resolved, let the Minister concerned come, he is Chairman of that Committee, till his arrival because, move further.

جناب وقار احمد خان: سر! ایک منٹ ان کو دے دیں، اس کے بعد ہم پیش کر لیں گے، Kindly ان کو ایک منٹ دے دیں، ریکوئسٹ کرتے ہیں سر۔

Mr. Salahuddin Khan: Sir, my humble submission will be please…..

جناب سپیکر: میں دوں گا، ٹائم ان کو کیوں نہیں دیتا۔ عنایت اللہ صاحب بولیں۔

(تالیاں)

جناب عنایت اللہ: دیکھیں، اکرم خان درانی صاحب نے جب بات کی تو آپ نے چیئرمین صاحب کا اور اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے 168 کا حوالہ دیا، Let me readout 168:

"A Committee shall sit on such day and at such hour as the Chairman of the Committee may determine but a Committee may not sit without the leave of the Speaker, at a time when the Assembly is sitting:

Provided that if the Chairman of the Committee is not readily available, the Secretary may fix the date and time of a meeting." So, it means.

یہ جو 'پروویژن' ہے، یہ کمیٹی کی میٹنگ کی Date fixed ہونے سے پہلے ہے، جب کمیٹی کی میٹنگ کی Date fixe ہو جاتی ہے، اس کی اگلی تاریخ بھی فکس ہو جاتی ہے اور وہ کمیٹی 'ان سیشن' ہوتی ہے، اس کی پروسیڈنگز جاری ہوتی ہے Then Chairman has not got the right to unilaterally call the meeting without consultation of the Opposition. This is my point.

Mr. Speaker: Let the Chairman of the Committee come then.

آپ کو میں دوبارہ موقع دے دوں گا۔

(شور)

قائد حزب اختلاف: آپ کے سیکرٹری نے لکھا ہے کہ رولز کے مطابق، مجھے رولز۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وقار خان صاحب!

جناب وقار احمد خان: اب بولوں، شکریہ جناب سپیکر صاحب، کال اٹینشن پیش کرتا ہوں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب وقار احمد خان: او نه شو، هغه خو کښینا ستو، نو ما وئیل چې۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! کیا آپ Respond کریں گے؟

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق): سر! میں چوں کہ اور یہ ایشو اس سے Related ہے، بلین ٹری سونامی کا جو پراجیکٹ تھا، اس کے بارے میں جو پارلیمنٹری کمیٹی بنی ہے، اس سے Related ہے۔ سر! میرے خیال میں جو میں یہاں پر سن رہا ہوں، چوں کہ میں تو اس کمیٹی کا ممبر بھی نہیں ہوں اور نہ میں اس کو چیئر کر رہا ہوں اور نہ ممبر ہوں لیکن جو Main Opposition کی طرف سے جو میں سن رہا ہوں تو میرے خیال میں اس وقت ایسا کوئی، میں ریکوئسٹ کے ساتھ یہ کہہ رہا ہوں، بار بار میں یہی کہوں گا کہ اتنا بڑا ایشو نہیں ہے، میرے خیال میں ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! میں ریکوئسٹ۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: بیا به زه کښینم۔

(شور)

جناب سپیکر: چلیں، ان کو بات کرنے دیں، بات مکمل کرنے دیں۔

(شور)

جناب سپیکر: بات مکمل کرنے دیں۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! میں تو یہی ریکوئسٹ کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: لاء منسٹر کو بات مکمل کرنے دیں،.No cross talk, no cross talk, please

(شور)

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بات توان کو مکمل کرنے دیں، درانی صاحب! ان کو بات مکمل کرنے دیں۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! عنایت صاحب نے جو رول کا حوالہ دیا ہے، اس کے بارے میں بتائیں؟

جناب سپیکر: وہ وہی جواب دے رہے ہیں نا، دے رہے ہیں نا۔

(شور)

جناب سپیکر: جواب نہیں دے رہے ہیں؟ جواب دے رہے ہیں، Law Minister, to respond please آپ دو منٹ کے لئے تشریف رکھیں، وہ جواب دے رہے ہیں۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! میں یہی۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! اگر جواب سننے کو تیار ہیں تو میں دے دیتا ہوں لیکن اگر ریکوئسٹ سننے کو تیار نہیں ہیں تو پھر میں بیٹھ جاتا ہوں، وہ ہمارے بڑے ہیں، آرام سے میں بیٹھ جاتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ جواب دیں۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: لیکن میں یہ ضرور کہوں گا، میں یہ ضرور کہوں گا، مجھے ذرا بات کمپلیٹ کرنے دیں۔ ایک تو یہ ہے کہ یہاں پر جو عنایت خان نے یہ رول Quote کیا ہے تو وہ سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے سے ہے اور یہ جو پارلیمنٹری کمیٹی بنی ہے، Specially اس ایشو کے اوپر، نمبر ون، نمبر ٹو بات یہ ہے کہ یہاں پر کمیٹی بن گئی ہے، حکومت بھی Agree کر چکی تھی، نام بھی دے دیئے گئے تھے، اپوزیشن کی طرف سے بھی نام آ گئے تھے، کمیٹی بن گئی ہے، اب ہوا یہ کہ کل ان کے درمیان کوآرڈینیشن کا مسئلہ آیا ہے، ان کے درمیان کوآرڈینیشن کا مسئلہ آیا ہے اور اپوزیشن ممبرز کا یہ خیال تھا کہ آج ہم جائیں گے بنوں، وہاں پر ہم دورہ کریں گے، یہاں پر جو چیئرمین ہیں اس کمیٹی کے، انہوں نے آپ کو لکھ کر دیا ہے کہ آج وہ نہیں جا سکتے، آج اس کمیٹی کی میٹنگ کو انہوں نے Postponed کر دیا تھا تو اگر Postponed ہوئی ہے تو کل رکھ لیں، پرسوں رکھ لیں۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نئی Date آجائے گی۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: اگلے ہفتے رکھ لیں، اس میں تو کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے، میرے خیال میں ایسی کوئی قیامت تو نہیں آگئی ہے کہ کل نہیں ہوئی تو پرسوں ہو جائے گی، میرے خیال میں اس میں تو اتنی۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: سر! میں پہلے اپنی بات Complete کر لوں، سر! میں ذرا بات Complete کر لوں، سر! اگر۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھوڑا بولنے دیں، خیر ہے۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: سر! اگر اس طرح اسمبلی میں Cross talk ہو گی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: سر! اگر اسمبلی میں اس طرح Cross talk ہو گی تو نہ وہ بات کر سکیں گے، نہ میں کر سکوں گا، میری بات آپ سنیں، میری بات آپ ضرور سنیں، اگر کمیٹی بنی ہے، حکومت اور اپوزیشن نے مل کر بنائی ہے، اگر کل میٹنگ نہیں ہوئی، کل دورہ نہیں ہو سکا تو اگلے ہفتے کر لیں، دس دن بعد کر لیں، پانچ دن بعد کر لیں، ایسی کوئی قیامت نہیں آگئی ہے، آرام سے کر لیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، اب اس میں کافی بات ہو گئی ہے، شوکت صاحب کو آنے دیں اور میں ایک دو کال اٹینشن لیتا ہوں۔ اچھا اب درانی صاحب، آپ بتائیں کیا کروں، آپ بتائیں کیا کروں، Adjourn کر دوں؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اگر آپ مجھے پانچ منٹ کا ٹائم دے دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Adjourn کر دوں؟ تو بزنس کرنے دیں، آگے چھوڑیں، ایک پوائنٹ پہ آپ آگئے ہیں، That's sufficient۔ وقار صاحب! آپ دونوں اگر نہیں کرتے تو میں لیجسلیشن کی طرف جاتا ہوں، وقار صاحب! بس تشریف رکھیں، بس تشریف رکھیں، بہت ٹائم، دیکھیں لیجسلیشن بھی اسی ہاؤس کی ذمہ داری ہے، لوکل باڈیز ایکٹ ہے، وقار صاحب کریں گے، آپ نہیں کرتے، میں نام پکاروں گا، آپ نہیں بولیں گے تو میں Lapse کر دوں گا۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! آپ مجھے تھوڑا موقع تو دیں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: یہ آ جائیں ناتوان کی بات سنیں، خوشدل خان صاحب! میری عرض سنیں، شوکت صاحب کو ہم Trace کر رہے ہیں، جب وہ آ جائیں گے تو وہ خود بتائیں گے کہ انہوں نے کیوں اجلاس ملتوی کیا ہے؟ اب جس نے ملتوی کیا ہے وہ یہاں پہ ہیں نہیں، اس لئے میں نے آپ سے کہا کہ اس ایشو کو پینڈنگ کر لیں تھوڑی دیر کے لئے، وقار صاحب! یہ وہ نوٹس ہے جو شوکت صاحب کی طرف سے ہم کو ملا ہے، اس کے اوپر کارروائی ہوئی ہے، اس کے اوپر شوکت یوسفزئی صاحب کا دستخط ہے۔

جناب منور خان: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: منور خان صاحب! ایک منٹ۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب!

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ یہ ایسا ایشو ہے کہ میرے خیال میں ہمارے لاء منسٹر سلطان محمد ان کو بھی پتہ نہیں تھا، آپ نے جس رول کو Quote کیا، 168 کو Quote کیا۔۔۔۔

جناب سپیکر: ارباب صاحب! آپ اپنے سیٹ پہ تشریف رکھیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اگر ہاؤس کو ان آرڈر کر لیں تو یہ معاملہ ختم ہو جائے گا۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، ارباب صاحب۔ جی خوشدل خان صاحب!

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر! بات یہ ہے کہ 17 تاریخ کو ہماری میٹنگ ہوئی تھی سپیشل کمیٹی کی، اس میں تمام چیئرمین صاحبان بھی موجود تھے، دونوں فریقین موجود تھے، رولنگ پارٹی بھی تھی، ہم بھی تھے، سیکرٹریز وغیرہ بھی تھے، سارے منسٹر صاحبان بھی تھے، جب ہم نے پوری ڈسکشن کر لی تو پھر یہ طے ہو گیا کہ Let us decide کہ Whether ہم ان سائیٹوں میں جائیں جہاں پر اعتراضات ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: ارباب صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جہاں پر انہوں نے مطلب یہ کہہ رہے تھے کہ ہم نے ہزاروں اور کروڑوں کے پودے لگائے ہیں، ہم دیکھ لیں گے، ہم نے یہ بات، جناب سپیکر صاحب! ہم نے یہ بات طے کر لی کہ ہم 25 تاریخ کو اپوزیشن لیڈر صاحب اور تمام اکٹھے طور پر، سیکرٹری صاحب وغیرہ سب موجود تھے، 25 تاریخ

ہم نے طے کر لی اور اپوزیشن لیڈر صاحب نے ہمیں دعوت دی، بالکل شوکت یوسفزئی کو بھی دعوت دی، تمام ممبران کو دعوت دی کہ اگر رات کو آنا چاہتے ہیں تو ہمارے ساتھ رات گزاریں، ہم آپ کی مہمان نوازی کریں گے اور پھر 10 بجے صبح نکلیں گے۔ ہم تیاری میں تھے کہ اچانک مجھے اپوزیشن لیڈر صاحب نے فون کیا کہ شوکت صاحب نے مجھے فون کیا کہ اب بات یہ ہے کہ جس طرح آپ نے یہ رولز کا حوالہ دے دیا اور پھر جو Provision ہے تو یہ Provision اس وقت Applicable ہو جہاں پر میٹنگ کا ٹائم فکس نہ ہو، اس میں Date fixed نہ ہو تو اس میں تو Already سب Unanimously طے ہو چکا تھا، پھر ہم چلے گئے، کل ہم نے سائیٹ بھی دیکھ لی اور ہم نے وہاں پر مطلب کچھ دیکھا، وہاں پر کچھ بھی نہیں ہے، کاغذوں میں تو سب کچھ ہے لیکن فیلڈ پر نہیں ہے، تو میں سلطان محمد خان صاحب کو یہ کہتا ہوں کہ ابھی آپ نے یہ فرمایا کہ اس پر یہ سپیشل کمیٹی ہے اور آپ 195 Rule دیکھ لیں، وہ سب اس پر Applicable ہے، تو یہ انہوں نے ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے، اس سے مطلب Doors نکلتے ہیں۔ تو سر! آپ اس پر رولنگ دے دیں کہ ہاں یہ رولز میں یہ Provision کہ اگر چیئرمین صاحب Available نہ ہو تو دوسرا چیئرمین وہ Nominate کر سکتا ہے، کمیٹی Nominate کر سکتی ہے لیکن پروسیڈنگز جس طرح آپ موجود نہیں ہوتے، ڈپٹی سپیکر صاحب ہوتے ہیں، جب ڈپٹی سپیکر صاحب نہیں ہوتے تو پینل سے آپ لیتے ہیں لیکن وہ پروسیڈنگز بند نہیں ہوتی، وہ Continue ہوتی ہے تو یہ بھی Continue ہونی چاہیئے۔ سر! آپ اس پر ایک رولنگ دے دیں، یہ رولنگ دیں، Thank you very much, thank you۔

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق</u>: سر! ایک منٹ، میں ایک بات کرتا ہوں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی لاء منسٹر!

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق</u>: سر! ایک بات کہنا چاہتا ہوں، بس کیا یہ اس اسمبلی کی تاریخ میں یا دنیا کی تاریخ میں یہ پہلی کمیٹی تھی جس کی میٹنگ Postponed ہو گئی اور Next day پہ وہ ہو سکتی ہے؟ یہ کیا ایشو آپ نے بنایا ہے، کل کر لیں، اگلے ہفتے کر لیں، کبھی اس اسمبلی میں میٹنگ Postponed نہیں ہوئی ہے، کیا یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے؟ ایشو نہ بنائیں۔

(تالیاں)

<u>جناب محمود احمد خان</u>: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بیٹنی صاحب!

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر صاحب! کل ایک ایشو ہوا ہے، ایم پی ایز ہاسٹل میں، کم از کم اس کی انکوائری ہونی چاہیئے۔ ہمارے ایم پی ایز صاحب کے ایک سیکرٹری تھے، وہ چمن میں گیم کھیلتے ہوئے کرنٹ لگ جانے کی وجہ سے ان کی ڈیتھ ہو گئی، ہمیں یہ سمجھ نہیں آتی کہ ہاسٹل میں کم از کم یا اسمبلی کا پورا اختیار سی اینڈ ڈبلیو لے لیں کیوں کہ کم از کم یہ ایشو تو ہر ایک بندے کے ساتھ آ سکتا ہے۔

جناب سپیکر: میں نے Visit کیا، میں نے آج Visit کیا ہے، میں نے اسمبلی میں انکوائری کا آرڈر کر دیا ہے۔

جناب محمود احمد خان: رولنگ والی جو بات تھی، وہ تو کلیئر کر دیں نا سلطان صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ ہو گئی ہے۔

جناب محمود احمد خان: نہیں، وہ کیسے ہو گئی ہے، وہ کہتے ہیں کہ یہ کوئی کمیٹی خواہ مخواہ آج کرے گی، یہ تو بات کی ہے، کم از کم یہ تو بتادیں کہ شوکت صاحب نے کی ہے اور جو رولنگ والی بات تھی، وہ کلیئر ہے کہ نہیں ہے؟

جناب سپیکر: آپ ایک وقت میں دو باتیں نہ کریں نا، جو آپ نے اسمبلی والی بات کی ہے نا۔

جناب محمود احمد خان: نہیں سر! وہ علیحدہ بات ہے اور یہ علیحدہ بات ہے۔

جناب سپیکر: جو آپ نے اس ڈیتھ والی بات کی ہے، ہمیں افسوس ہے اس ڈیتھ کے اوپر اور ساری اسمبلی افسوس کا اظہار کرتی ہے، میں صبح گیا، میں نے Visit کیا اور میں نے اس کی انکوائری کا آرڈر کر دیا ہے تاکہ جو ہے، ہم کسی کو۔

جناب منور خان: جناب سپیکر! آپ رولنگ دے دیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہاں پر رولز موجود ہیں، وہاں پہ میں رولنگ نہیں دے سکتا، یہاں پہ میں نے جب تک شوکت صاحب نہیں آتے۔

جناب منور خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: منور خان صاحب! ایک منٹ۔ درانی صاحب، آپ سے میری گزارش ہے کہ شوکت صاحب کے آنے کا Wait کر لیتے ہیں اور اس کے بعد کر لیں گے، اس کے اوپر ہم آگے بزنس پہ آتے ہیں، اس میں رولنگ نہیں بنتی Because کہ یہ تو Rule ہے، اس بک میں Mentioned ہے اور سٹینڈنگ

کمیٹی کا چیئرمین جو ہے وہ اس میں لکھا ہوا ہے اور وہی جو سٹینڈنگ کمیٹی کے رولز ہیں، وہی Apply کرتے ہیں اور ان دوسری کمیٹیز کے اوپر بھی۔

جناب منور خان: نہیں، آپ رولنگ دیں۔

جناب سپیکر: اس کا مطلب ہے کہ آپ نے کارروائی کو بڑھنے نہیں دینا، تو میں Adjourn کر دیتا ہوں۔

(شور)

جناب سپیکر: وقار خان صاحب! آپ نے بولنا ہے؟

جناب وقار احمد خان: جی۔

جناب سپیکر: نہیں بولنا، صلاح الدین صاحب! آپ نے بولنا ہے؟ کال اٹینشن نمبر 253، ایجنڈا آئٹم نمبر 5۔

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Consideration of the Khyber Pakhtunkhwa Local Government (Amendment) Bill, 2019. 'Consideration Stage': The Minister for local Government, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

Mr. Shehram Khan (Minister for Local Government): I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once, please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

(Applause)

Mr. Speaker: 'General Amendment': Mr. Inayatullah and Mr. Munawar Khan, MPAs, to please move their joint general amendment in the Bill, Mr. Inayatullah Khan, MPA, please.

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! ایک منٹ، اس بل کے حوالے سے میری بات سن لیں۔

جناب سپیکر: جی درانی صاحب!

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! چونکہ یہ ابھی ایک نیا بل لوکل گورنمنٹ کا آرہا ہے اور وہ جمہوریت کی بنیاد ہے، پہلا پہیہ ہے جس میں آدمی آتا ہے اور پھر آگے ہی جاتا ہے، جس طریقے سے آپ لوگ آج کل بلڈوز کر رہے ہیں ان بلوں کو اور جلدی میں کروا رہے ہیں، خدارا یہ نقصانات پھر بعد میں ہم اٹھائیں گے، جس طرح پہلے بل کا ہوا ہے، میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ آپ اس کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کر دیں، اس کے لئے ایک کمیٹی بنائیں کہ Thoroughly اس کو دیکھے، اس میں آئینی بحران بھی ہے، چوں کہ ڈسٹرکٹ کا خاتمہ ہے اور کورٹ میں لوگ جا رہے ہیں، ایک متنازعہ بل آرہا ہے تو میری آپ سے استدعا ہے کہ اس کے لئے سلیکٹ کمیٹی بنا دیں اور اس میں یہ جلدی نہ کریں جو آپ کی سوچ میں ہے اور یہاں پر گورنمنٹ کی جو سوچ ہے۔

Mr. Speaker: Law Minister, to respond please.

دو دن کے لئے بھیجیں، تین دن کے لئے بھیجیں، سلیکٹ کمیٹی میں بھیجیں۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! درانی صاحب لیڈر آف دی اپوزیشن ہمارے لئے قابل احترام ہیں، آج مجھے بات نہیں کرنے دے رہے لیکن میں کوشش کر رہا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: آج وہ غصے میں ہیں۔

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: بہت غصے میں ہیں، آج مجھے بھی نہیں دیکھ رہے ہیں، ان کا غصہ کم نہیں ہو رہا ہے، آج عاطف خان نے وہ کر دیا جو میں ہمیشہ کرتا ہوں تو اس لئے مجھے تھوڑا سا پھر۔۔۔۔

(قہقہہ)

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: سر! میرا یہاں پر ایشو یہ ہے کہ یہ تو بہر حال میری کوئی ذاتی پالیسی نہیں ہوتی، گورنمنٹ کا ایک Collective decision ہوتا ہے، کیبنٹ کا ایک Collective decision ہوتا ہے تو یہاں پر ہم سب، شہرام خان بیٹھے ہیں، وہ Own کر رہے ہیں اس بل کو، کیوں کہ لوکل گورنمنٹ کا بل ہے، سینیئر منسٹر بیٹھے ہیں، ہمارے سارے ٹریژری ممبرز، ہمارے کینبیٹ کے ممبرز بیٹھے ہیں، تو سر! ہمارا یہ ہے کہ ہم اس کو آج Consideration Stage پہ چوں کہ آ گیا ہے تو Clause wise جو امنڈمنٹس اپوزیشن نے Move کی ہیں، جو ٹریژری ممبرز نے Move کی ہیں، آج اس پہ ڈیٹیل ڈسکشن، ڈیٹیل ڈیبیٹ ہونے دیں، اس کے بعد اگر کوئی امنڈمنٹ ٹھیک ہے، ہم اس کو Accept ضرور کریں گے اور اگر ٹھیک نہیں ہے تو Obviously ہم ریکوئسٹ کریں گے کہ وہ With

draw کریں اور جو یہاں تک سلیکیٹ کمیٹی کی بات ہے تو آج صرف نہیں، میں یہاں پر آفر کر رہا ہوں کہ آج جمعہ کا دن ہے، آج بھی ہونے دیں، ڈیبیٹ Monday کو بھی ہونے دیں، ڈیبیٹ Tuesday کو بھی ہونے دیں، تین دن کے لئے آپ پوری ڈیبیٹ اس پہ رکھیں، ایک ایک کلاز کو اٹھائیں، ادھر فلور پہ ہم اس کو ڈیبیٹ کریں، اس کے اوپر بات کریں، اگر کوئی چیز ٹھیک ہے، ہم ضرور Accept کر لیں گے لیکن گورنمنٹ جو ہے، سلیکٹ کمیٹی کو کم از کم میں ریکوئسٹ کے ساتھ درانی صاحب سے کہہ رہا ہوں، مجھے کبھی بھی اچھا نہیں لگتا، میں Oppose کرتا ہوں لیکن سلیکٹ کمیٹی کو ہم Oppose کریں گے۔ ہماری ریکوئسٹ یہ ہے کہ تین دن Open debate رکھ لیں تاکہ میڈیا بھی سن لے، ہاؤس کے اندر بھی سب لوگ ڈیبیٹ کو سن لیں، میں ڈیبیٹ کرتا ہوں Clause wise اور جس طرح پھر اچھی امنڈمنٹس ہوں گی، ہم ان کو Accept ضرور کریں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> دوسرا، Consideration Stage ہو گئی ہے، اب یہ اس کو جا بھی نہیں سکتا، اتنی دیر سے جلدی تو نہیں کی۔

<u>جناب سردار حسین:</u> جناب سپیکر! Consideration Stage کو جب وہ Readout کر رہے تھے تو ہم یہاں سے اٹھ گئے اور آپ نے ہماری طرف دیکھا بھی نہیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> میں تو ہر طرف، آپ ہی کی طرف دیکھ رہا ہوں، آج جیسے ہی اجلاس شروع ہوا ہے، مسلسل آپ کے ساتھ Interact کر رہا ہوں۔

<u>جناب سردار حسین:</u> نہیں، جناب سپیکر! آپ نے ہماری طرف نہیں دیکھا، میں یہی ریکوئسٹ کروں گا، میں نے منسٹر لوکل گورنمنٹ سے اس طرح بھی بات کی، مجھے بھی یاد ہے، آپ کو بھی یاد ہے کہ لاسٹ ٹائم جب سپریم کورٹ کا ایک Decision/Suo moto action جب آیا، یہ بات میں نے پہلے بھی یہاں پہ کی تھی کہ تمام صوبے پھر پابند ہو گئے کہ انہوں نے لوکل گورنمنٹ ایکٹ بنایا، اس ٹائم پہ بھی ہمارے جو تحفظات تھے، یہی رویہ حکومت کا تھا جو آج بھی ہم دیکھ رہے ہیں۔ جناب سپیکر! یہ ہے کہ دنیا کے کسی بھی کونے میں، کسی بھی ملک میں جب قوانین بنتے ہیں، ان کا اپنا طریقہ کار ہوتا ہے، آپ کو پتہ ہے کہ لاسٹ ٹائم پانچ سال اسمبلی کے تمام ممبران کو فارن کا وزٹ کرایا گیا، ہمیں وزٹ کرایا گیا اور اس وزٹ کا یہی مقصد تھا کہ جو لیجسلیشن کا طریقہ کار ہوتا ہے، جناب سپیکر! یہاں پہ اکثریتی ممبران موجود ہیں کہ ہمیں کس طرح بتایا گیا کہ لیجسلیشن کس طرح کی جاتی ہے؟ کم از کم میرے خیال میں اس بات پہ سارے میرے ساتھ

اتفاق کریں گے کہ اس طرح لیجسلیشن نہیں کی جاتی جس طرح ہماری حکومت کرتی ہے، یہ جو طریقہ ہے، آپ دیکھیں، آئین کے آرٹیکل (A) 140 مرکزی حکومت ہے، صوبائی حکومت ہے، مقامی حکومت ہے یا ضلعی حکومت ہے، جناب سپیکر! ہم سب کو پتہ ہے کہ جو مرکزی حکومت ہے، پختونخوا کی حکومت کو ہم مرکزی حکومت نہیں کہہ سکتے، اسلام آباد کی حکومت کو ہم مرکزی حکومت کہیں گے، اسی طرح صوبائی حکومت کو یعنی ملاکنڈ ڈویژن کی حکومت کو صوبے کی حکومت نہیں کہہ سکتے ہیں، یعنی پشاور دارالخلافہ ہے اور صوبائی حکومت اسی کو کہیں گے۔ اسی طرح ضلعی حکومت جو ہے، منسٹر صاحب کا تعلق صوابی سے ہے، وہاں پہ ایک تحصیل ہے، تحصیل رجڑ، منسٹر صاحب اگر توجہ دیں، ایک تحصیل ہے، تحصیل لاہور، ایک تحصیل ہے، تحصیل صوابی، ایک تحصیل ہے، تحصیل ٹوپی، تو تحصیل ٹوپی کی حکومت کو ہم صوابی کی حکومت تو نہیں کہہ سکتے ہیں نا، تو ہماری یہی Proposal ہے کہ مقامی حکومت کو ضلعی حکومت ہونا چاہیئے، اب ایک پوری Tier کو آپ ختم کر رہے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو آپ Devolution کرتے ہیں، پاکستان کے Constitution میں ہے کہ پولیٹیکل اختیار، ایڈمنسٹریٹو اختیار اور فنانشل اختیار، جناب سپیکر! Devolution جو ہے وہ تین طرح کے اختیارات ہیں اور وہ نیچے Devolve ہوں گے، ہم اس بل میں دیکھ رہے ہیں کہ صرف سات محکمے جا رہے ہیں، پچھلے پانچ سال کی حکومت کو ہم دیکھ رہے ہیں، یہاں پر ہم نے لیجسلیشن کی، 30 پرسنٹ ہم نے فنانس Devolve کیا، منسٹر صاحب مجھے بتائیں کہ پچھلے چار سال میں مقامی حکومتوں کو ایک بجٹ 15 پرسنٹ سے زیادہ، فنانس نیچے Devolve نہیں ہو سکا جناب سپیکر، ہم نے پہلے بھی یہاں پہ بتایا تھا کہ ایڈمنسٹریٹو اختیار کی جو بات ہے، مجھے بتایا جائے کہ نیچے مقامی حکومتوں کو آپ نے کلاس فور کے ٹرانسفر کا اختیار نہیں دیا، اپوائنٹمنٹ تو بڑی دور کی بات ہے، اے سی آرز کی ہم بات کرتے ہیں، پولیٹیکل اختیار کہاں ہے؟ دیکھیں، ہم سمجھتے ہیں کہ حکومتوں کے اپنے Mottos ہوتے ہیں، اپنے Manifesto کے وعدے ہوتے ہیں، اس سے ہم انکار نہیں کرتے لیکن جناب سپیکر! اگر Bottom site پہ آپ الیکشن کو Non party basis پہ کروا رہے ہیں تو یہ کس طرح ممکن ہے؟ جب یہ الزامات حکومت پہ لگ رہے ہیں کہ ملک کو صدارتی نظام کی طرف لایا جا رہا ہے۔ جناب سپیکر! جب پارلیمنٹ ہاؤس یعنی جب وزیراعظم ہاؤس کو آپ ختم کر رہے ہیں، ایک دن یعنی جمہوریت کی علامات کو آپ ختم کر رہے ہیں تو پھر یہ تو حقیقت بن رہی ہے، یہ تو بڑا Simple ہے کہ بلے کا اگر کوئی ووٹر ہے، ادھر نیچے سے وہ شروع کرے گا اور وہ اندر پولنگ سٹیشن میں جائے گا، اس کو اگر دس بیلٹ پیپر بھی ملیں گے تو بلے کی نشان

کو ووٹ دے گا، اب وہ آدھے بیلٹ پیپرز پہ آزاد امیدواروں کو ووٹ دے گا، آدھے بیلٹ پیپرز پہ وہ پولیٹیکل پارٹیز کے امیدواروں کو، تو کیا یہ سوسائٹی کو De-politicize کرنے کی ایک کوشش نہیں ہے؟ جناب سپیکر! ہم نے یہاں پہ سیاسی جماعتوں کو مضبوط بنانا ہے، ہم نے یہاں پہ جمہوریت کو مضبوط بنانا ہے، ہم نے جمہوری اداروں کو مستحکم بنانا ہے، عوام کا اعتماد اگر سیاسی پارٹیوں پر ختم ہو گیا، یہی وہ طریقے ہوتے ہیں کہ ہم نے اپنے ووٹر کو سیاسی بنانا ہے، اس طرح نہیں ہو سکتا کہ آدھا نظام، جس طرح میں نے پہلے پانچ سال بھی کہا تھا کہ آدھا تیتر اور آدھا بٹیر ہو گا، جناب سپیکر! حکومت کو سننا چاہیئے، جب ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں، بالکل لاء منسٹر نے Reasonable بات کی کہ یہاں بالکل Threadbare discussion ہو لیکن اس میں تمام Stake holders کو Involve کرنا چاہیئے، یہ تو میڈیا کے سامنے اوپن کرنا چاہیئے۔ ابھی تک کھچڑی پک رہی تھی، پچھلے چار مہینے سے ہم سنتے چلے آرہے تھے کہ اسلام آباد میں اجلاس ہوا، ڈرافٹ فائنل ہوا، ادھر تیار ہو رہا ہے، کیبنٹ سے Approve ہو رہا ہے، وہ جو ڈرافٹ تھا، وہ باہر نہیں آرہا تھا، آج اگر ڈرافٹ باہر آیا تو اس میں جلدی نہیں کرنی چاہیئے، یہ Collective wisdom کی بات جس طرح منسٹر لاء نے کی، منسٹر لاء نے جس طرح بات کی، جناب سپیکر! اس میں تمام Stake holders کو آپ لوگ دیکھ رہے ہیں اور آپ لوگ دیکھ لیں گے کہ یہ Litigation کا مسئلہ بن جائے گا، یہ جو الیکشن کمیشن کیلئے ضرورت ہے کہ لیجسلیشن ہم نے کرنی ہے، یہ مسئلہ Prolong ہو جائے گا تو ہماری یہی ریکوئسٹ ہے، ہم نے جو Propose کیا، یہاں پہ Threadbare discussion ہو، Agreed، لیکن جو ہماری رائے ہے کہ اگر ہم وہاں پہ بیٹھیں، اضلاع کے ناظمین کو ہم بلائیں، تحصیل کے ناظمین کو ہم بلائیں، سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کو ہم بلائیں، قانون آپ نے سارے صوبے کے لئے بنانا ہے، قانون آپ نے ساری عمر کیلئے بنانا ہے تو آپ جلدی میں بناؤ گے تو کیا ہو گا؟ آپ کے پچھلے نظام کی طرح ایک قانون میں تین سال میں ہم نے انیس ترامیم کیں تو وہ وقت پھر سامنے نہیں آئے گا تو جو ہماری ریکوئسٹ ہے، اس کو اپوزیشن اور حکومت کا معاملہ نہ بنائیں، اس کو تعداد کا مسئلہ نہ بنائیں، میرے خیال میں اس میں صوبے کی بہتری ہے، لہذا ہم تو ریکوئسٹ کر سکتے ہیں، ورنہ آپ ساری چیزوں کو بلڈوز کرتے ہیں، اسکا نقصان ہو گا، یہ سیدھا Litigation میں جائے گا، کوئی جائے، نہ جائے ہم عدالت میں جائیں گے تو جب ہم خود ممبران اسمبلی کا Matter عدالت میں لے جائیں گے، جناب سپیکر! ہم خود اپنی اسمبلی پہ عدم اعتماد کریں گے، یہ مناسب نہیں ہو گا، تو یہی ریکوئسٹ ہو گی کہ دو دن کے لئے کر دیں، تین دن کے لئے کر

دیں، جناب سپیکر! ہم سارے تیاری کر لیں گے، سب کو Invite کر لیں گے، پھر جو حکومت کی مرضی ہو گی، ان کے پاس تو تعداد ہے، ہم تو ان کو گریبان سے نہیں پکڑ سکتے لیکن یہی ہماری رائے تھی جو ہم نے ان کے سامنے رکھی۔

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق</u>: سر! میں یہی کہہ رہا تھا، میں دو تین چیزیں بابک صاحب نے یہاں پر اٹھائی ہیں اور وہ میں ایڈریس کرنا چاہوں گا۔ ایک تو یہ ہے کہ اس طرح نہیں ہے کہ Proper forum سے یہ بل ڈسکس ہو کر آیا ہے، مثلاً گورنمنٹ کے اندر اس کا وہ ہوا ہے، ایک Consultation process ہوا ہے، Obviously وہیں سے Initiate ہو گا کیوں کہ گورنمنٹ کو عوام نے مینڈیٹ دیا ہوا ہے۔ اس کے بعد اس میں منسٹرز کی کمیٹی بنی تھی، میں اس کا ممبر تھا، شہرام خان Obviously ان کا، وہ تو Pilot کر رہے ہیں، اس ساری چیز کو، عاطف خان جو ہیں اس کے ممبر ہیں اور تیمور جھگڑا صاحب، یہ منسٹریل کمیٹی نے بھی اس کو دیکھا ہے، ایک ٹیکنیکل کمیٹی ہم نے سیکرٹری لیول پہ بنائی تھی اور وہ اس نے بھی دیکھا ہوا ہے، Obviously ہم نے، چوں کہ ہمارا تعلق تو پاکستان تحریک انصاف سے ہے تو پارٹی لیول پر بھی ہم نے اس کے اوپر Consultations کی ہیں، اس سے تو ہم مکر تو نہیں رہے ہیں، بالکل اسلام آباد میں بھی ایک آدھی میٹنگ ہوئی ہو گی، پشاور میں بہت ہوئی ہیں، اس کے علاوہ ناظمین کا جو بابک صاحب کہہ رہے ہیں تو ان کو بھی ہم نے ٹھیک کیا ہے، سب کو نہیں کیا ہو گا، وہ Possible ہی نہیں ہوتا لیکن ویلج کونسل ناظمین کو بھی ہم نے Involve کیا، سلیکٹ ہم نے اس میں دیکھا ہے اور وہ پی ٹی آئی والے بھی نہیں تھے، اس میں سب اس طرح کے لوگ جن کی Affiliations صرف پی ٹی آئی سے نہیں تھی تو یہ Consultation کر کے پھر ہم نے یہ لایا ہے، پراونشل کیبنٹ میں، یہ سپیشل پراونشل کیبنٹ میٹنگ اس کے لئے رکھی گئی اور اس میں یہ Threadbare discuss ہوا اور میں آپ کو بتاؤں کہ کیبنٹ کے اندر بھی اس کے اوپر مختلف رائے تھی اور وہ ساری Incorporate ہو کے آج یہ اسمبلی میں یہ بل پہنچ گیا ہے۔ اب میں ایک بابک صاحب اور ساری اپوزیشن سے میں ریکوئسٹ کر رہا ہوں کہ یہ فورم سب سے اچھا نہیں ہے، میڈیا بھی یہاں بیٹھا ہوا ہے، اگر سلیکٹ کمیٹی میں بھیجیں گے تو پھر وہاں پر میڈیا نہیں ہو گا، آج میڈیا یہاں پر موجود ہے اور اس کے علاوہ ادھر جتنے بھی لوگ بیٹھے ہیں، اگر آپ لوگ بیٹھے ہیں تو آپ ہر ایک ضلع میں جتنے ایم پی ایز ہیں تو آپ کو لوگوں نے ووٹ دیا ہوا ہے، آپ لوگوں کی ترجمانی کر رہے ہیں، اس طرح اگر ٹریژری ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں تو وہ عوام کی ترجمانی کر رہے ہیں اور میں نے تو یہ بھی کہا،

ایک تو یہ ہے کہ آج ہم اس بل کو Consideration پہ لاتے اور اس کو بلڈوز کرنے کے ہم اگر در پے ہوتے تو وہ بالکل نہیں ہے، میں نے تو پہلے سے کہہ دیا ہے کہ آج Monday کو اور Tuesday کو اوپن ڈسکشن اس کے اوپر ہو اور میں بابک صاحب سے اور خوشدل خان صاحب سے سپیشلی یہ بھی ریکوئسٹ کر رہا ہوں کہ ابھی سے یہ نہ کہیں کہ ہم عدالت جائیں گے، ابھی تو آپ ڈسکس کریں، اوپن مائنڈ کے ساتھ ہو سکتا ہے کہ آپ کے جو خدشات ہیں، امنڈمنٹس گورنمنٹ ممبرز نے بھی، میرے خیال میں عارف خان نے بھی اس میں امنڈمنٹس ڈالی ہوئی ہیں، ظاہر شاہ صاحب نے ڈالی ہوئی ہیں، اس طرح اور لوگوں نے بھی اور اپوزیشن کی بھی امنڈمنٹس ہیں، ہم اس کو دیکھیں گے، باقی یہ جو سلیکٹ کمیٹی والی بات خوشدل خان کہہ رہے ہیں تو وہ میں کہہ دیتا ہوں، کبھی مجھے کریڈیٹ دے دیں، یہ میں نے پڑھ لیا ہے، تو میں دے دیتا ہوں، یہ میں In principle یہ Agree کرتا ہوں کہ اس سٹیج پر بھی یہ سلیکٹ میں جا سکتا ہے لیکن یہ جو رول 85 ہے، اس میں اگر Consideration میں آ بھی جائے تو آپ As amendments اس کو سلیکٹ کمیٹی میں پھر بھیج سکتے ہیں لیکن اس وقت گورنمنٹ جو ہے، یہی ریکوئسٹ ہے کہ ہم سلیکٹ کمیٹی میں نہیں بھیجنا چاہتے، اوپن ڈسکشن کرنا چاہتے ہیں، میڈیا بھی سن لے، عوام کو بھی پتہ چل جائے، سب لوگ اس میں حصہ بھی لے لیں اور آخر میں ہم جس نتیجے میں پہنچیں، ان شاء اللہ اسمبلی اس کا فیصلہ کرے۔

جناب سپیکر: تھینک یو لاء منسٹر صاحب۔ ایک بڑا Important عاقب اللہ خان کا پوائنٹ آف آرڈر ہے، میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں، یہ بھی بڑا ایک Important issue ہے، یہ پوائنٹ آف آرڈ عاقب اللہ خان! آپ لے لیں، یہ Important issue ہے۔

جناب عاقب اللہ خان: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ انٹر کا Exam جاری ہے، ہری پور میں ایک واقعہ ہوا ہے، سرسید پبلک سکول جو ایک سکول ہے، ایک اچھا سکول ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر ایجوکیشن کدھر ہیں؟ پہلے ادھر تھے، وہ بیٹھے ہوئے تھے، اگر لابی میں ہیں تو ان کو بلا لیں۔

جناب عاقب اللہ خان: اس طرح ہوا ہے کہ اے سی صاحب، اسسٹنٹ کمشنر انسپکشن کے لئے اس سکول میں گئے تھے تو سب سے پہلے وہ جو گارڈ ہے، سیکورٹی گارڈ ہوتا ہے، اس کی سکول سے باہر اس سے تکرار

ہوئی، اس کے ساتھ گارڈ تھے، سیکورٹی گارڈ نے کہا کہ آپ اپنے گارڈز کو اپنے ساتھ نہیں لے جانا ہے، ان کے ساتھ اسلحہ ہے، اسلحہ ادھر جمع کر لیں، پھر اندر چلے جائیں لیکن اس نے گارڈ سے کہا کہ پہلے اس کو اندر کر لوں پھر وہ اندر چلے گئے، ہال کے اندر، ہال کے اندر اے سی اور اس کے گارڈز جب وہ اندر چلے گئے تو انہوں نے تلاشی شروع کر دی، گارڈ تلاشی لیتے رہے اور جو اے سی صاحب تھے، انہوں نے ایک لڑکے کے ساتھ تکرار شروع کی، لڑکے نے کہا کہ Your are wasting my time، آپ میرے ٹائم کو ضائع کر رہے ہو، تو اس نے اس لڑکے سے پیپر لیا اور وہ لڑکا اسی دوران بے ہوش ہو گیا، اس کی ویڈیو موجود ہے اور وہ ہسپتال چلا گیا، اس کا پیپر ضائع ہوا تو اس پر تھوڑا ایکشن لیا جائے تو اس حوالے سے بات کرنی ہے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Who will respond? Law Minister Sahib.

ایجوکیشن کے منسٹر ابھی ادھر تھے۔

<u>وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق</u>: سر! وہ آ رہے ہیں، اگر تھوڑا اس کو پینڈنگ کر لیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: پینڈنگ کر لیں، جواب دے دیں، کیس ہری پور کا ہے، اس کو پینڈنگ کر لیتے ہیں۔

<u>جناب شہرام خان (وزیر بلدیات، انتخابات ودیہی ترقی)</u>: ایجوکیشن منسٹر اس بات پہ Respond کر لیں گے، تھوڑی دیر میں آ جائیں گے تو وہ Respond کر لیں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا جی، ابھی کلاز وائز چلتے ہیں،

Mr. Inayatullah Khan and Mr. Munawar Khan MPAs, to please move their joint general amendment in the Bill.

دیکھیں، اس طرح اب چلیں گے نا، ایک ایک کلاز کے اوپر چلیں گے نا، یہی ایک طریقہ ہوتا ہے۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: سر! آپ مجھے اپوائنٹمنٹ تو دے دیں، دو منٹ تو دے دینا، رولز کے بارے میں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی خوشدل خان صاحب!

<u>جناب منور خان</u>: جناب سپیکر صاحب! یہ ہمارے وقار صاحب اور صلاح الدین صاحب کا جو کال اٹینشن ہے، پہلے اس کو لے لیں کیوں کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ پہلے وہ لے لیں، نہیں لیتے ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں یہ سیٹ چھوڑ دیتا ہوں، آپ آ جائیں اور ہاؤس کو Run کریں۔

<u>جناب منور خان</u>: نہیں نہیں، ان کو پانچ منٹ دے دیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ایسا نہیں ہو گا، نہیں۔

جناب منور خان: ان کو پانچ منٹ دے دیں، نہیں آپ ان کو دے دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں۔

جناب منور خان: کال اٹینشن کا ٹائم ہے اور وہ بیٹھے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں ابھی لیجسلیشن کر رہا ہوں، ابھی آئٹم بدل گیا، پھر کسی وقت بعد میں لے لیں گے۔

جناب منور خان: نہیں نہیں، اس پر وہ اپوزیشن مخالفت نہیں کر سکتی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کسی وقت لے لیں گے۔

جناب منور خان: نہیں، ابھی لے لیں سر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: لے لیں گے، ابھی لیجسلیشن پہ ہم کام کر رہے ہیں۔

جناب منور خان: نہیں تو پھر ان کو پانچ منٹ کا ٹائم دے دیں۔

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب!

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب! دیکھیں منور خان صاحب! ذرا حوصلہ رکھیں، سارے کام ہوتے رہیں گے۔

جناب منور خان: ہماری باتیں مان لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: سارے کام ہوں گے، سارے کام ہوں گے، آپ تشریف رکھیں۔ دیکھیں، آپ اتنے سینیئر ممبر ہیں اور یہ جو Young ہیں، وہ آپ کی ان چیزوں سے 'مس گائیڈ' ہوں گے۔ جی خوشدل خان صاحب!

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو سر! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ سلطان محمد صاحب نے یہ فرمایا کہ یہ جو بل Consideration کے لئے پیش کیا گیا ہے، Already اس پر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وقار خان! آرڈر پلیز۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: Consideration کے لئے انہوں نے فرمایا، ابھی یہ ہماری کمیٹی تھی جس میں سلطان محمد بھی تھے اور تیمور جھگڑا وغیرہ مطلب رولنگ کمیٹی کے وہ سارے ممبران تھے لیکن سلطان محمد صاحب! اس وقت اگر آپ ہمیں بھی بلا لیتے، آپ ہمیں اپوزیشن کا حصہ نہیں سمجھتے ہیں، آپ

اپوزیشن کو Recognize نہیں کرتے، اگر جہاں آپ بیٹھ سکتے ہیں، جہاں شہرام ترکئی بیٹھ سکتے ہیں، جہاں تیمور جھگڑا صاحب بیٹھ سکتے ہیں، اس بل پر ڈسکشن کرتے ہیں تو کیا آپ ہمیں نہیں بلا سکتے تھے، کیا آپ ہمارے اپوزیشن لیڈر کو نہیں بلا سکتے تھے؟ کیا ہمارے پارلیمانی لیڈرز کو اور اگر آپ بھی آ جائیں، آپ کے پاس کوئی Proposal ہے اور یہ قانون سازی کا طریقہ بھی یہی ہے، آپ اپنے گھر میں سب کچھ کر کے یہاں لے آئے ہو، اب آپ پاس کرنے اور کہتے ہیں کہ میڈیا والے بھی اس کمیٹی میں آ سکتے ہیں، جہاں بھی آ سکتے ہیں، ان کو سب پتہ ہے، میڈیا والوں کی بھی آنکھیں ہیں، وہ ہم سے زیادہ تیز ہیں، بات یہ ہے کہ Rule 85 کے تحت میں یہ ریکوئسٹ کرتا ہوں، چیئر سے کہ اس کو سلیکٹ کمیٹی میں بھیج دیں، دو دن کے لئے اس پر ہم Section wise مطلب Provision wise ڈسکشن کریں گے اور جب وہ لاء آ جائے تو That will be complete جس طرح آپ لوگوں نے 2013 میں قانون سازی کی ہے، آپ نے احتساب کمیشن پاس کیا لیکن آج وہ Repeal کر دیا گیا، یہی آپ کی قانون سازی تھی، گزشتہ حکومت کی قانون سازی تھی لیکن آج اس میں آپ امنڈمنٹ لا رہے ہیں تو یہی تو یہ جلد بازی ہے کیونکہ قانون اور آئین کے مطابق The law must be simple and clear-----

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب!

خوشدل خان ایڈوکیٹ: میں یہ چیئر سے ریکوئسٹ کرتا ہوں کہ اس میں مطلب امنڈمنٹ Move کرتا ہوں کہ اس کو بھیج دیں۔

جناب سپیکر: میں یہ عرض کرتا ہوں کہ میں نے یہ گورنمنٹ سے پوچھ لیا ہے کہ اس کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کرتے ہیں یا نہیں؟ انہوں نے Refuse کر دیا ہے تو اب آگے چلتے ہیں۔ عنایت اللہ صاحب! آپ اپنی امنڈمنٹ پلیز پڑھیں، عنایت اللہ خان اینڈ منور خان صاحب، پہلے عنایت اللہ خان صاحب!

جناب عنایت اللہ: وقار خان کو دو منٹ دے دیں خیر ہے، کوئی مسئلہ نہیں ہے، وقار اور صلاح الدین کو دو دو منٹ دے دیں، ہم بیٹھے ہوئے ہیں نا۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ تیز بیٹر نہ کریں، لیجسلیشن اب سٹارٹ ہو گئی ہے، Which is a very important، یہ Over and above than every thing ہے اور اس میں اب آپ کال اٹینشن اور یہ چیزیں مجھ سے کرواتے ہیں، اب اس کو ختم کرنے دیں، پھر لے لیتے ہیں، After that عنایت اللہ خان!

جناب منور خان: آپ دو منٹ دے دیں، دیکھیں، ساری رات ہم بیٹھتے ہیں، ہم بیٹھے رہیں گے، کہیں نہیں جائیں گے۔

جناب سپیکر: میں Dictation پہ کبھی اسمبلی نہیں چلاؤں گا، اگر مجھے یہاں سے بھی Dictation آئے گی تو میں کبھی نہیں مانوں گا، Sorry for that۔

جناب منور خان: ہم نے انکار تو نہیں کیا، ہم انکار نہیں کر رہے، ہم رات تک آپ کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔

جناب سپیکر: No No، رات تک نہ بیٹھیں، آپ پانچ بجے تک بیٹھیں، مسٹر عنایت اللہ خان!

جناب عنایت اللہ: نہیں، یہ بل دیکھیں، اگر وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت اللہ خان! میں آگے نکل جاؤں گا۔ دیکھیں جیسے اب ان کی رہ گئی، آپ کی بھی رہ جائے گی۔

جناب عنایت اللہ: نہیں، میں ایک بتاؤں، میں صرف اتنی ریکوئسٹ کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ ہاؤس کا دیکھیں، کتنا وقت ابھی گزر گیا، ہم ابھی تک۔

جناب عنایت اللہ: دیکھیں، میں صرف یہ ریکوئسٹ کر رہا ہوں کہ دو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یار ان کو ٹائم دوں گا، آپ اپنی یہ کریں۔

جناب عنایت اللہ: اسی سیشن کے اندر دیں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اسی سیشن میں دے دیتے ہیں، دے دوں گا، ختم کرنے سے پہلے آپ کو ٹائم دے دوں گا، آپ بات کریں، جتنا ہم اس کو آج کر سکتے ہیں اتنا کرتے ہیں، اس کو بعد ٹائم دے کے پھر Adjourn کر دیں گے، دے دیں گے جتنا ہو گا اتنا کر لیں گے۔ جی عنایت صاحب!

جناب عنایت اللہ: ٹھیک ہے، ان کو دے دیں، میں ابھی مناسب۔

جناب سپیکر: میں نے کہہ دیا نا، دوں گا، میں نے کہا Adjourn کرنے سے پہلے میں ان کو ٹائم دوں گا، یہ اتنا سارا آج ہم کر بھی نہیں سکتے، تھوڑا سا یہ کر لیتا ہوں۔

(شور)

جناب سپیکر: نہیں، آپ بھی تو ہر بات پہ اڑ جاتے ہیں، پھر میں Adjourn کرتا ہوں، یہ آپ اس کو سیریس نہیں لے رہے یا میں پھر Bulldoze کروں گا، اگر آپ ایسے کریں گے تو، یہ تو کوئی طریقہ نہیں، جی درانی صاحب! آپ ہمیشہ سنجیدہ بات کرتے ہیں، مجھے امید ہے کہ اب بھی وہ رہنمائی کریں گے۔

قائد حزب اختلاف: ہم نے اس وقت چوں کہ ان کو بٹھادیا،اس لئے کہ ہم رولنگ چاہتے تھے اور میں نے انہیں اشارہ کیا کہ آپ لوگ بیٹھ جائیں، بعد میں بات کر لیں، چوں کہ بہت بڑا واقعہ ہوا ہے، آپ خود بھی گئے ہیں اور میرے خیال میں اتنا افسوس ناک واقعہ ہے-----

جناب سپیکر: وہ تو اس پر بات ہو گئی۔

قائد حزب اختلاف: جی نہیں، ابھی یہ ہے کہ چوں کہ وقار صاحب اس پہ ایک منٹ کے لئے بات کرنا چاہتے ہیں-----

جناب سپیکر: جی وقار کا اور ہے اور وہ اس میں نہیں ہے، اس پہ تو بات ہو گئی ہے۔

قائد حزب اختلاف: ان کا کال اٹینشن ہے، کال اٹینشن ہے-----

جناب سپیکر: ان کا کال اٹینشن ہے، میں دوں گا، درانی صاحب! میں نے Promise کیا ہے۔

قائد حزب اختلاف: جی ان کو دے دیں، کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے لیکن ان کو موقع دیں، آپ نے زبردستی ہٹایا تھا۔

جناب سپیکر: میں نے Promise کیا ہے کہ آج کی نشست میں ان کو ٹائم دیتا ہوں، عنایت اللہ صاحب! آپ Move کریں، تھوڑا سا آپ ہمیں لیجسلیشن کرنے دیں، عنایت اللہ صاحب! آج ہی ٹائم دوں گا، جب میں نے کہہ دیا تو دوں گا ٹائم۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر! چونکہ درانی صاحب نے ایشورنس دی ہے کہ وقار صاحب کو اسی Sitting میں ابھی لیجسلیشن کے بعد موقع دیں گے تو

Then I am going to move my amendments. I beg to move that for the words Chairman/Chairmen, Convener/Conveners, wherever occurring in the Bill, the words Nazim/Nazimeen, Naib Nazim/Naib Nazimeen, may be substituted respectively.

منور خان صاحب Move کرے گا تو اس پہ پھر میں بات کروں گا۔

جناب سپیکر: جی منور خان صاحب! منور خان صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب منور خان: نہیں، میری تو وہی وقار والی ریکوئسٹ پھر بھی کروں گا۔

جناب سپیکر: تو بات ہو گئی نا، ابھی میں دیتا ہوں ٹائم، اپوزیشن لیڈر صاحب کے ساتھ کمٹمنٹ ہو گئی ہے۔

Mr. Munawar Khan: I beg to move that for the words Chairman /Chairmen, Convener/Conveners wherever occurring in the Bill, the words Nazim/Nazimeen, Naib Nazim/Naib Nazimeen, may be substituted respectively.

جناب سپیکر: شہرام خان صاحب!

جناب عنایت اللہ: میں نے کہا تھا کہ میں اس کے بعد اس پر بات کروں گا۔۔۔۔

جناب سپیکر: بڑا کلیئر ہے، یہ تو آپ اس کے بجائے ناظم اور ناظمیں کرنا چاہتے ہیں۔

جناب عنایت اللہ: میں اس کا مقصد تو کلیئر کر لوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلو کر لیں، کر لیں۔

جناب عنایت اللہ: وہ یہ تو بتادیں کہ کیوں یہ کرنا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر: کریں کریں۔

جناب عنایت اللہ: دیکھیں، جناب سپیکر صاحب! میں ایک دو باتیں تو تمہیدی کرنا چاہتا ہوں، اس پہ بڑی لمبی چوڑی بات ہو گئی، کل میں ورلڈ بینک کی ایک رپورٹ پڑھ رہا تھا اور میں Recommend کروں گا کہ سارے ساتھی اس کو پڑھیں، ورلڈ بینک نے 2047 تک جب پاکستان کی لائف Hundred years ہو جائے گی، پاکستان کیلئے کچھ پروجیکشنز کئے ہوئے ہیں، مستقبل کا خاکہ دیا ہوا ہے کہ اگر یہ ریفارمز ہوں گے تو Provided پاکستان مڈل انکم Country بنے گا، اس کے اندر میں پڑھ رہا تھا کہ پورے پاکستان کے اندر جو Devolution ہے وہ اس کی طرف ایک قدم ہے لیکن وہ Devolution in true spirit اور Sense نہیں ہوا ہے لیکن انہوں نے خیبر پختونخوا کا حوالہ دیا ہے، With the exception of Khyber Pakhtunkhwa کہ جس میں True devolution ہوئی ہے، ان کی کیبنٹ کی ٹیم کا ممبر ہے ڈاکٹر عشرت حسین، ان کی کتاب ہے Governing the Ungovernable، انہوں نے بھی اس کتاب میں یہی بات لکھی ہے، اچھا UNDP کی بھی یہی رپورٹ ہے، خود عمران خان مسلسل کہتے رہے ہیں کہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ خیبر پختونخوا 2013 جو ہے وہ True devolution ہے اور وہ ایک Revolution ہے، میں خود ان سے سن چکا ہوں، اس دوران کیا وہ آفت پڑی ہے کہ اس ایکٹ کی قطع و برید کر رہے ہیں؟ میں آگے اب اس نکتے کی طرف آپ کو لے آیا ہوں، میں کیوں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ناظمیں اور نائب ناظمین جو ہیں، چیئرمین اور کنوینئر کی جگہ اس کو Replace کریں، میں اس لئے کہنا چاہتا ہوں کہ جب آپ ایک یونٹ بناتے ہیں، اس یونٹ کے اوپر پی

اینڈ ڈی پلاننگ کرتا ہے، اس یونٹ کے اوپر انٹرنیشنل آرگنائزیشنز پلاننگ کرتی ہیں، اس نام کے اوپر سٹیشنری چھپتی ہے، اس نام کے اوپر لوگ اپنی سٹیشنری چھپواتے ہیں، دفاتر قائم ہوتے ہیں، ان ساری چیزوں کی اتنی بڑی Exercise ہوتی ہے کہ اس پہ کروڑں اربوں روپے خرچ ہو جاتے ہیں، پھر پانچ سال بعد آپ اس نام کو، اس یونٹ کو تبدیل کر دیتے ہیں تو دوبارہ نئی سٹیشنری چھپتی ہے، دوبارہ نئے نام لوگ لکھتے ہیں، نئے بورڈز بنواتے ہیں، اس لئے آپ کیوں چیئرمین اور کنوینر کا نام رکھ رہے ہیں، وہ پرانا نام رکھ لیں، اس پرانے نام سے دیکھیں سٹیشنریز چھپی ہیں، لوگوں کے Offices establish ہوئے ہیں، ان کے بورڈز چھپے ہیں، ان کے بورڈز بنے ہیں، آپ اس پہ مزید کروڑوں روپے خرچ کر کے اور جو پلاننگ لوگ کرتے ہیں، اس یونٹ کو تبدیل کر کے نئی Nomenclature دیں گے تو اس سے قومی خزانے کو نقصان ہوگا، لوگوں کی جیبوں کو نقصان ہوگا، میرا یہ کہ جہاں جہاں ناظم اور نائب ناظم کا Word پہلے تھا، اس کو دوبارہ بحال کیا جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ?Who will respond آپ بھی بولیں، جی منور خان صاحب!

<u>جناب منور خان:</u> نہیں، اگر آپ کے پاس جواب نہیں ہے تو پھر ٹھیک ہے، میں بیٹھ جاتا ہوں-----

<u>جناب سپیکر:</u> بولیں بولیں، This is your right۔

<u>جناب منور خان:</u> تھینک یو، نہیں میں کس سے مخاطب ہوں؟-----

<u>جناب سپیکر:</u> آپ ہاؤس سے مخاطب ہیں، چیئر سے مخاطب ہیں۔

<u>جناب منور خان:</u> نہیں، میں لاء منسٹر سے مخاطب ہوں یا-----

<u>جناب سپیکر:</u> آپ چیئر سے مخاطب ہوں گے۔

<u>جناب منور خان:</u> صرف مجھے یہ وضاحت کریں کہ ناظم اور ناظمین کو انہوں نے ہٹا کر چیئرمین اور یہ نام رکھے ہیں، آخر کیوں؟ اس کی ذرہ وضاحت کریں، تھینک یو۔

<u>Mr. Speaker</u>: Ji, Shehram Khan Minister for Local Bodies.

<u>وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی:</u> شکریہ، منور خان صاحب آج ویسے ہی غصے میں ہیں، پتہ نہیں کیا کھا کر آ گئے ہیں، ہر دو منٹ بعد تگڑے ہو جاتے ہیں اور تھوڑا ہمارے ساتھ گزارہ کریں۔ جی ایک تو شکریہ کہ عنایت خان چونکہ لوکل گورنمنٹ کے منسٹر بھی رہ چکے ہیں اور پچھلی حکومت میں ہمارے اس سائڈ پہ ٹریژری سائڈ پہ تھے، ان کی Input اور منور خان صاحب کی ہم Value کرتے ہیں، سارے ایم پی ایز کے نام کو اس وجہ سے چینج کیا کہ ایک تو اس میں کوئی Ex checkers کوئی وہ نہیں ہے، کوئی Cost نہیں

ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آج جتنے ممبرز ہیں، وہ سارے ہیں اور وہ ساروں کو ناظم کہتے ہیں، ویلج کونسل کا ممبر بھی ناظم ہے، تحصیل کو بھی ناظم کہتے ہیں، ڈسٹرکٹ کو بھی ناظم کہتے ہیں، ڈسٹرک گورنمنٹ کے ہیڈ کو بھی ناظم کہتے ہیں، تحصیل کے ہیڈ کو بھی ناظم کہتے ہیں، ہم نے جو نام ڈسکس کئے تو ایک سٹی گورنمنٹ ہے اربن سنٹر کے لئے، تو اس کا ہم نے کہا کہ اس کا Function تھوڑا سا Different ہے، ان کے Dynamics different ہیں، ان کے پرابلمز Different ہیں، یہ اربن سنٹر میں رہتے ہیں تو ان کو ناظم، میئر کا نام دیا گیا اور جو تحصیل میں ہیں تو ان کو ہم نے Differentiate کیا اور پھر ویلج کونسل کا اس کو ہم نے چیئرمین کا نام دیا تاکہ ایک تو سسٹم چینج ہو رہا ہے، اس کے ساتھ اس کے فنکشنز ان دونوں کے بلکہ تینوں کے ایریاز اور طریقہ کار بھی Different ہیں، تو اسی وجہ سے ہم نے یہ نام چینج کیا اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس سے فائدہ ہوگا، اس سے جو نظام ہوگا جو لوگوں کو سمجھنا ہے اور جو لوگ اس کو سمجھیں گے، وہ اب بہتر طریقے سے سمجھ پائیں گے ان شاءاللہ، میری ریکوئسٹ ہوگی کہ دونوں آنریبل ممبرز میری بات سے Agree کریں اور اگر Satisfied ہیں تو Withdraw کر دیں، میں شکریہ ادا کروں گا جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی عنایت اللہ صاحب!

<u>جناب عنایت اللہ:</u> میں منسٹر صاحب کی وضاحت سے Agree نہیں کرتا اور یہ Cost neutral نہیں ہے، اس پہ پیسے آئیں گے، پیسے آئیں گے، جب یہ پاس ہوگا تو پھر اس کے لئے نئے بورڈز بنائیں گے، نئے آفسز بنائیں گے، جہاں جہاں لوگوں نے ناظمین کے نام استعمال کئے ہیں، ان ڈاکومنٹس سے ناظمین کے نام نکالنا پڑیں گے، ان ساری ڈاکومنٹس کو دریا برد کرنا پڑے گا اور یہ ویسے بھی Legacy ہے، چیئرمین انگریزی کا لفظ ہے، ہماری قومی زبان اردو ہے، یہ پرانی ہو چکی ہے، میرا خیال ہے کہ ناظم، نائب ناظم اور یہ ہمارے اپنے Indigenous الفاظ ہیں اور ویسے بھی خان صاحب جو ہیں وہ کہتے ہیں، خود بھی اردو میں بات کرتے ہیں، یہ بڑی اچھی ہے نا، میرا خیال ہے کہ اس طرف نہ چلے جائیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی شہرام خان صاحب!

<u>وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی:</u> جی بالکل اردو میں بات کرنی چاہیئے اور ہونی بھی چاہیئے، اس میں کوئی دورائے نہیں ہے لیکن نام سے اتنا بڑا فرق نہیں پڑتا اور میری عنایت خان سے ریکوئسٹ ہوگی کہ خیر ہے، تھوڑا سا گزارہ کریں اور نام ناظم، چیئرمین، کیونکہ یہ ملتا ہے جماعت اسلامی کے ناظم والے نام سے تو

ہم Understand کر سکتے ہیں لیکن میری ریکوئسٹ ہو گی کہ چیئر مین اور میئر کے نام سے Agree کریں پلیز، تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر!

وزیر قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق: Obviously میرے خیال میں شہرام خان تو ریکوئسٹ کر رہے ہیں کہ وہ Withdraw کریں لیکن Lighter note پہ اگر عنایت خان کہتے ہیں کہ جماعت اسلامی کے اندر یہ ناظم وہ تبدیل کر لیں گے، کوئی اور نام رکھ لیں گے تو ہم ادھر پھر اس کو تبدیل کر کے یہاں پر ناظم کا کنفیوژن پیدا نہ ہو۔

جناب سپیکر: جی عنایت صاحب!

جناب عنایت اللہ: میں منسٹر صاحب کی انفارمیشن کے لئے کہنا چاہتا ہوں کہ جماعت اسلامی کے اندر جو اصطلاحوں کا استعمال ہے، اس میں کوئی بھی ناظم، نائب ناظم نہیں ہے، جماعت اسلامی کے اندر امیر ہیں، قیم ہیں، یہ نام ہیں، یہ اصطلاح جماعت اسلامی کے اندر نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ویسے ہم تو ناظم ہی سنتے رہتے ہیں، ہم تو ناظم سنتے ہیں۔

جناب عنایت اللہ: یہ ناظم والی اصطلاح اسلامی جمعیت طلبہ Independent organization ہے اور وہ Student organization ہے، اس کی اپنی وہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں Withdraw کر لیں۔

جناب عنایت اللہ: نہیں، اس پہ ووٹنگ کر لیں، دیکھیں، ایک بات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، The motion before the House is، ووٹنگ کے لئے Put کروں جی۔

The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

تو Favour میں آپ لوگ، So automatically favour میں۔

Those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is dropped. Clause 1 stands part of the Bill. Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand

part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 1 stands part of the Bill. First amendment in Clause 2 of the Bill. Mr. Inayatullah Khan and Mr. Munawar Khan, Sahibzada Sanaullah, Ms. Nighat Orakzai, MPAs, to please move their joint amendment in Clause 2 of the Bill. Mr. Inayatullah Khan, MPA, please.

Mr. Inayatullah Khan: Sir, I beg to move that Clause 2 may be deleted.

جناب سپیکر: منور خان صاحب نہیں ہیں، صاحبزادہ صاحب بھی نہیں ہیں، نگہت صاحبہ بھی نہیں ہیں، جی شہرام خان صاحب!

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی: جناب! اس پر ڈیبیٹ کریں۔

جناب سپیکر: ڈیبیٹ کر دیں، عنایت صاحب! اس پر ڈیبیٹ کر دیں، انہوں نے بات کر لی نا، بس ٹھیک ہے۔

جناب عنایت اللہ: Already اس پہ ڈسکشن ہو چکی ہے-----

جناب سپیکر: بس ہو چکی ہے نا۔

جناب عنایت اللہ: یہ Basically کلاز 2 کے اندر وہی ہے کہ For the word ‘Nazim’ whereever occurring, the word ‘Chairman’ shall be, for the words ،‘Naib Nazim’ whereever occurring, the word ‘Convener’ shall be ویسے تو یہ وہی ہے لیکن ایک Correction ویسے ہی، اپنی امنڈمنٹ تو ویسے بھی پاس کریں گے لیکن یہ جو-----

جناب سپیکر: وہ تو ہو چکی ہے اور یہ تو Relevant ہو گئی، یہ جو لفظ انہوں نے لکھا ہے نا، اس کی تصحیح کریں، اس کی جگہ انہوں نے Accruing لکھا ہے، یہ لفظ ٹھیک کریں۔

Second Amendment in Clause 2 of the Bill: Mr. Mehmood Ahmad, MPA, to please move his amendment in Clause 2 of the Bill.

Mr. Mehmood Ahmad Khan: And the remaining Clause may be re-numbered accordingly.

شہرام صاحب سے ریکوئسٹ ہے کہ اگر Delete کر دیں، آپ دو جو عنایت صاحب نے بات کی، وہ دوبارہ بحال ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر: وہی بات ہے، یہ بھی تو ختم ہو گئی ہے تو ہاؤس کو کدھر Put کروں، یہ تو Already ہو گئی ہے نا، ووٹنگ اس کے اوپر وہی ہے۔

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی: ہم سے Agree کرلیں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Agree کرلیں، یہ تو ہو گئی، نہیں وہ تو ہمارے صحافی بھائی لکھیں گے کہ یہ قانون قانون کھیلتے ہیں، بناتے نہیں ہیں تو اس لئے،

Third Amendment in Clause 2 of the Bill: Mr. Muhammad Zahir Shah and Muhammad Arif, MPAs, to please move their joint amendment in Clause 2 of the Bill. Mr. Zahir Shah, MPA, please

ظاہر شاہ صاحب نہیں ہیں، Mr. Muhammad Arif Sahib, MPA, to move.

Mr. Muhammad Arif: Thank you, Janab Speaker. I wish to move that for Clause 2, the following may be substituted namely: General Amendment in Khyber Pakhtunkhwa Act No. 28 of 2013. In the Khyber Pakhtunkhwa Local Government Act, 2013, Khyber Pakhtunkhwa Act No. 28 of 2013, hereinafter refer to as the said Act, for the word 'Nazim' or 'Nazimeen' wherever occurring, the word 'Chairman or Chairmen' as the case may be, shall be substituted.

جناب سپیکر: شہرام خان صاحب!

Minister For Local Government: Agreed, ji.

Mr. Speaker: Agreed. The motion before the House is, the amendment moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Amendment stands part of the Bill. Now, the question before the House is that the amended Clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Amended Clause 2 stands part of the Bill. First Amendment in Clause 3 of the Bill: Mr. Inayatullah Sahib, Mr. Munawar Khan Sahib, Sahibzada Sanaullah Sahib, Nighat Orakzai Sahiba, MPAs, to move their amendment in Clause 3 of the Bill. Mr. Inayatullah Sahib.

Mr. Inayatullah Khan: Sir, I beg to move that in clause 3, paragraphs (a), (c), (d), (e), (f), (g), (h), (i), and (j) may be deleted.

جناب سپیکر: منور خان صاحب، ثناءاللہ صاحب، نگہت نہیں ہیں، جی شہرام خان صاحب! جی ثناءاللہ صاحب ہے۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب! I beg to move that in clause 3, paragraphs (a), (c), (d), (e), (f), (g), (h), (i), and (j) may be deleted.

جناب سپیکر: جی شہرام خان!

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی: جناب سپیکر صاحب! یہ بات کر لیں خیر ہے، یہ Explain کر لیں، اس پر بات کریں۔

جناب سپیکر: کریں نا، بات کریں نا، جی کریں۔

جناب عنایت اللہ: دیکھیں، یہ Basically تو ہے Definitions لیکن جب ہم بنیادی امنڈ منٹس کر رہے تھے تو ہمیں Definitions ہی کو ابتداء میں ان کو Delete کرنے کے حوالے سے امنڈ منٹ لانی پڑی کیونکہ اس میں آپ نیا سٹرکچر دے رہے ہیں جو پرانا Three Tier Structure آپ اس کو ختم کر رہے ہیں اور یہ وہ بنیادی نکتہ ہے کہ جس پہ اپوزیشن اور میڈیا اور سارے لوگ سمجھتے ہیں کہ آپ Unconstitutional کام کر رہے ہیں، آرٹیکل 140(A) کا انہوں نے حوالہ دیا ہے، جناب سردار حسین بابک صاحب نے اور میں آرٹیکل (A) 140 جو ہے وہ Readout کرتا ہوں، آرٹیکل 140 (A) کہتا ہے کہ:

"[140A. (1) Each Province shall, by law, establish a local government system and devolve political, administrative and financial responsibility and authority to the elected representatives of the local governments.

(2) Elections to the local government shall be held by the Election Commission of Pakistan.]"

جناب سپیکر صاحب! یہ Devolution کی بات کرتا ہے، شہرام خان کو پتہ ہے کہ Decentralization کی جب ہم بات کرتے ہیں تو تین Terms آتے ہیں، De concentration ہے، Delegation ہے اور اس کا Advance form جو ہے وہ Devolution ہے، Devolution میں آپ زیادہ اختیارات، ان کو پورے اختیارات دے دیتے ہیں، یہ مرکز سے صوبے

میں ہوتے ہیں اور صوبے سے اگلا Tier جو ہے وہ ڈسٹرکٹ ہے، Devolved departments جو ہیں وہ ڈسٹرکٹ کے اندر ہیں۔ دیکھیں، ایک تقسیم ہے، ایک نیچرل تقسیم ہے جو Historically یہاں آرہی ہے، پوری دنیا کے اندر ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ کے ڈسٹرکٹ کے لیول پہ Devolved offices ہیں، سوشل سروسز ہیں، ہیلتھ ہے، ایجوکیشن ہے، سی اینڈ ڈبلیو ہے، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ہے، یہ جو سوشل ویلفیئر ہے، ایگریکلچر ہے، یہ Basic جو سروسز ہیں، یہ Devolved offices ہیں اور سوشل سروسز ہیں، یہ ہمیشہ ڈسٹرکٹ کے لیول پہ ہوتے ہیں، اس کے لئے حکومت کا جو انتظامی اور ایڈمنسٹریٹیو یونٹ ہے، وہ بھی ڈسٹرکٹ کا ہے، اس کے لئے ڈی ایچ یو بھی ڈسٹرکٹ کے لیول پہ ہوتا ہے، ایگزیکٹیو انجینئر سی اینڈ ڈبلیو بھی ڈسٹرکٹ کے اوپر ہوتا ہے، ڈی او ایجوکیشن بھی ہوتا ہے، ایگریکلچر کا آفیسر بھی ادھر ہوتا ہے، تحصیل جو ہے وہ میونسپل سروسز کو Cater کرتی ہے، اس لئے اس کا جو ڈھانچہ بنا ہے وہ میونسپل سروسز کے لئے بنا ہے، اس لئے جب آپ Devolution کرتے ہیں تو آپ Devolution ایک Step کو چھوڑ کے کسی دوسرے Step کو نہیں کرتے ہیں، Devolution under this Article of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan means devolution to the next tier which is district, so, آپ ڈسٹرکٹ کو چھوڑ کے تحصیل کے پاس جارہے ہیں اور نتیجتاً لوکل گورنمنٹ کا جو سر ہے، اس کو کاٹ رہے ہیں، میں سمجھتا ہوں، یہ ایک بے جان لاشہ ہے اور اس کا سر نہیں ہے، آپ نے اس کا سر کاٹ دیا ہے تو اس لئے میں نے یہ امنڈمنٹ لائی ہے کہ آپ ڈسٹرکٹ کو Retain رکھیں، اگر آپ ڈسٹرکٹ کو Retain رکھیں گے، نہ تو باقی ایشوز ہیں تو اس پہ ہم پھر ڈیبیٹ کر سکتے ہیں، یعنی باقی حکومت کے Point of view کو بہت سی جگہوں پہ ہم Accommodate کر سکتے ہیں لیکن اس پہ ہماری طرف سے کوئی Compromise نہیں ہوگا، آپ ڈسٹرکٹ کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو ڈسٹرکٹ کو ہم نہیں ختم کرنے کی ریکوئسٹ کرتے ہیں کہ اس کو ختم نہ کریں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی شہرام خان صاحب!

<u>وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی:</u> یہ سارے اگر اکٹھے اپنی اپنی بات کرلیں تو میرے خیال سے آسانی ہو جائے گی، Otherwise I will, I will

<u>جناب سپیکر:</u> بس ہو گیا۔

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی: ہو گیا، سب کی طرف سے ہو گیا، اس کلاز کی بات ٹھیک ہے، جی تھینک یو۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: خیر ہے کر لیں، کوئی ایشو نہیں۔

جناب سپیکر: آپ بات کرنا چاہتے ہیں تو کریں، بابک بات کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں، آپ بھی بات کریں گے۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر صاحب! جس طرح میں نے پہلے بھی 140 (A) کا حوالہ دیا، ہم یہ بھی جاننا چاہتے ہیں کہ حکومت کا ارادہ ہے کہ یہ Tier ختم ہو جائے، اب ہمیں بتایا جائے کہ اس کے کیا فائدے ہوں گے؟ اور میں نے مثال بھی دی کہ جب صوبائی حکومت کی بات آتی ہے تو ملاکنڈ ڈویژن کی حکومت نہیں ہے، نہ ہزارہ ڈویژن کی حکومت ہے اور نہ جنوبی اضلاع کی حکومت کی بات ہے، اسی طرح جب ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی بات آتی ہے تو کون یہ ماننے کو تیار ہے کہ تحصیل رجڑ کی حکومت جو ہے وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ہے یا تحصیل صوابی کی جو حکومت ہے وہ دسٹرکٹ گورنمنٹ کی حکومت ہے یا تحصیل ٹوپی یا اس طرح تحصیل لاہور جو ہے، صوابی کا میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ منسٹر صاحب کا تعلق صوابی سے ہے اور میں نہیں سمجھتا ہوں کہ جب ہم Devolution پوری طرح نہیں کر رہے ہیں، جو آگے میں نے اتنا پڑھا نہیں ہے لیکن اس پہ کوئی اثر نہیں پڑے گا، واقعتاً اگر پی ٹی آئی کی یہ خواہش ہو کہ یہ اختیارات جو آئین میں لکھے گئے ہیں، تین بڑے اختیارات وہ Devolve ہوں تو یہ ضلع کو ضرور مطلب جاننا چاہیئے، ہماری تو ریکوئسٹ ہے کہ ضلع کی جو حکومت ہے، اس کو ختم نہیں ہونا چاہیئے۔ اب یہ کس طرح ممکن ہو گا کہ ڈپٹی کمشنر ایک ضلع میں بیٹھا ہے یا ایجوکیشن کا جو ڈی ای او ہے یا ہیلتھ کا جو ڈی ای او ہے یا فارسٹ ہے، ایگریکلچر ہے، سی اینڈ ڈبلیو ہے، پبلک ہیلتھ ہے، ایریگیشن ہے یا جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں، اس سے نیچے تحصیل ناظم کی طرف سے یہ چلے جائیں گے تو یہ کس طرح جواب دہ ہوں گے؟ اس چیز کی سمجھ نہیں آتی یعنی ایڈمنسٹریشن جو ہے وہ ضلعی سطح پہ موجود ہے، ضلعی سطح پہ بہت سارے ڈیپارٹمنٹس ایسے ہیں، تحصیل لیول پہ ان کی ایڈمنسٹریشن بھی موجود نہیں ہے تو جب ہم ایڈمنسٹریٹیو اختیارات کی بات کرتے ہیں کہ ہم نچلی سطح پہ Devolve کرتے ہیں تو ہماری تو یہی ریکوئسٹ ہو گی کہ اگر نظر ثانی ہو جائے اس چیز پہ تو میرے

خیال میں Comfort feel بھی کریں گے اور تھوڑا اچھا بھی ہوگا، ہمیں یہ بھی بتایا جائے جس طرح میں نے کوئسچن کیا کہ ضلع کے اختیارات جو ہیں وہ ختم ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ہمایون خان صاحب!

جناب ہمایون خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب عنایت اللہ خان صاحب نے اور بابک صاحب نے جو بات کہی ہے، بالکل ایک امنڈمنٹ اچھے کام کے لئے ہونی چاہیئے کیونکہ یہ بلکہ قرآن میں بھی ناسخ اور منسوخ ہے، اس میں ہماری نیک نیتی یہی ہے کہ کسی بھی دور میں، کسی بھی سیاسی دور میں لوکل گورنمنٹ کا الیکشن نہیں ہوا سوائے پی ٹی آئی کی پچھلی یا اسی حکومت میں کیونکہ جتنا بھی بلدیاتی سسٹم Introduce ہوا ہے تو وہ مارشل لاء کے دور میں ہوا ہے، یا ضیاء الحق کے زمانے سے یا مشرف کے زمانے سے، یہ کریڈٹ صرف پی ٹی آئی کی حکومت کو جاتا ہے کہ انہوں نے پہلی دفعہ 2015 میں اور ابھی In time ابھی وہ الیکشن کے لئے جا رہی ہے، اس سے پہلے کچھ غلطیاں اسی قانون میں اگر ہیں تو ان کو ابھی ہمیں Rectify کرنا چاہیئے، امنڈمنٹ لانی چاہیئے، اس میں ان کا جو ڈسٹرکٹ پر اعتراض ہے، میرے خیال میں یہ ڈسٹرکٹ سسٹم کا مطلب یہ ہے کہ میونسپل سروسز ہیں، میونسپل سروس جو ہے، نہ وہ تحصیل لیول پہ یا ویلج کونسل لیول پہ اگر یہ ہوگئی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ بالکل نچلی سطح تک لوگوں کی خدمات آگئی ہیں، ان کی پہنچ ڈسٹرکٹ کے بجائے تحصیل یا ویلج کونسل تک، ایک یہ بات ہے، دوسری بات یہ ہے کہ اگر ہم خواہ مخواہ ڈسٹرکٹ کو لانا چاہتے ہیں یا ان کی جو مرضی ہے، ہم بالکل ڈیبیٹ کرتے ہیں تو اس میں کونسی بری بات ہے کہ ڈسٹرکٹ کی جو Maturity وہ تو ہوگئی، ابھی اگر تحصیل کو ہم اتنا اختیار دے دیتے ہیں، تحصیل اتنی بااختیار ہو جائے، نیچے تک آجائے کہ وہ پانچ چھ ڈیپارٹمنٹس کے ہیڈز کو بلا سکتی ہے، اے سی کو بلا سکتی ہے اور کام بھی کروا سکتی ہے تو اس میں کون سی برائی والی بات ہے؟ ان کی جو جائز امنڈمنٹس ہیں، میں ان کے ساتھ Agree کرتا ہوں۔ ایک جو ابھی بل پاس ہوا، میں تھوڑا لیٹ بھی آیا، ایک اس میں چیئرمین اور چیئرمین کا لفظ ہے تو اگر کوئی خاتون چیئرمین بن جاتی ہے تو اس کو میرے خیال میں ہم کیا کہیں گے؟ اس کے لئے چیئرپرسن ہونا چاہیئے تھا یا اگر ہم پھر چیئرمین صاحب کو صاحبہ کہیں تو پھر بھی (قہقہہ) مسئلہ بن جائے گا، (تالیاں) کوئی خاتون اگر آجائے تو مہربانی کرکے ان شاء اللہ یہ جو ویلج کونسل اور تحصیل کونسل ہے، یہ ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: شہرام خان صاحب!

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی: شکریہ جناب سپیکر! عنایت صاحب کی تھوڑی سی توجہ چاہتا ہوں، عنایت صاحب نے Constitution کا حوالہ دیا اور میں نے، لاء منسٹر کے پاس بڑی تگڑی سی کتاب بھی ہے، میں نے پوچھ بھی لیا کہ یہ مجھے تھوڑا سا گائیڈ بھی کر لیں، کون سے آرٹیکل کی بات کر رہے ہیں، انہوں نے جو لوکل گورنمنٹ Sorry 40، لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے (A) 40 کی بات، اس میں یہ لکھا ہے کہ آپ فنانشل، ایڈمنسٹریٹیو اور پولیٹیکل اختیارات نچلی سطح پہ Devolve کریں، اس کا مطلب یہ ہے Correct کر سکتے ہیں، عنایت صاحب بھی اور لاء منسٹر بھی، اس میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ فلاں Tier پہ آپ Devolve کریں گے، وہ Obviously ایک پولیٹیکل گورنمنٹ اور پراونشل گورنمنٹ کی Responsibility ہے اور ان کی Understanding ہے کہ وہ کون سے Tier پہ بہتر سمجھتے ہیں کہ اس کو Devolve کرنا چاہتے ہیں ایک، دوسری بات یہ ہے کہ جس طرح، یہ سب سے Important topic ہے، اس پورے ایکٹ کا جس پہ ہماری اپنی بھی، جب ہم نے 'ان ہاؤس' یہ ڈیبیٹ سٹارٹ کی، پارٹی کے اندر اور پھر پرائم منسٹر کے لیول پہ، سینیئر لیڈرشپ، پراونشل لیول پہ، تو ساری یہ سوچ تھی کہ ڈسٹرکٹ بڑا پرانا ایک Adminstrative tier ہے، اب چونکہ آپ تحصیل پہ جانا چاہتے ہیں تو کوئی تحصیل پہ بننا چاہیئے، کوئی ڈسٹرکٹ پہ بننا چاہیئے، اس کے Main کرنے کا مقصد ایک تو یہ ہے، There are many reasons, one is کہ ماڈرن مینجمنٹ کی ایک تو Decentralization کی ہم بات کرتے ہیں، ہم نے دیکھا ہے کہ یہاں پہ زبردست Presentation ہوتی ہے لیکن Implementation کا اس ملک میں بہت بڑا مسئلہ ہے، گراؤنڈ لیول پہ پلاننگ میں کوئی مسئلہ نہیں ہے، Implementation میں سارا مسئلہ ہے، ہم نے Realize کیا کہ کیوں نہ اگر ہم اپنے سے اختیار لے رہے ہیں تو ہم ادھر کو دیدیں جہاں پر اس کو بالکل Effective ہو سکتا ہے اور ہم نے یہ Realize کیا کہ ڈسٹرکٹ یا پاپولیشن کے حساب سے بھی بہت بڑا ہو گیا ہے، ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ کا اور تحصیل کے ناظم کا جو الیکشن ہے، چیئرمین کا، وہ ڈائریکٹ الیکشن ہو جس طرح ایم پی ایز، ایم این ایز کا ہو گا تو وہ بھی بہت بڑا ہو جائے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر آپ اختیار دینا چاہتے ہیں، اس اختیار کو Effective بنانا چاہتے ہیں، اس کو اور Empower کرنا چاہتے ہیں، اس کو اور بہتر طریقے سے، اگر لوگوں کی زندگیوں میں بہتری آئے تو ہم نے یہ Realize کیا، ہم نے ڈیبیٹ کی اور اس نتیجے پہ پہنچے کہ اس کو ہم تحصیل کے لیول پہ لے کے جائیں گے، یہ کہیں پہ نہیں لکھا، کسی کتاب میں نہیں ہے، کسی ماڈرن مینجمنٹ کی اب کوئی

Myth نہیں ہے، کوئی Understanding نہیں ہے کہ جہاں پہ میونسپل سروس ہے تو وہاں پہ آپ سوشل سروس نہیں دے سکتے، بالکل دے سکتے ہیں، کسی زمانے میں اس کو Divide کیا گیا، سوشل کو ڈسٹرکٹ پہ رکھا گیا، میونسپل کو تحصیل پہ رکھا گیا لیکن یہ کسی نے نہیں Realize کیا، نہ سمجھا ہے، نہ سوچا کہ یہ دونوں اگر ایک ہو جائیں اور یہ نیچے چلا جائے تو اور Effective ہو جائے گا وہ بالکل اپنا تحصیل کے لیول پہ میونسپل سروسز بھی دے سکتے ہیں، اس کے ساتھ وہ سوشل سیکٹر بھی کیونکہ ہمارے سکولوں میں ہمیں پرابلمز ہیں کہ ٹیچر نہیں آتا، یا ٹیچر حاضر ہی نہیں ہے یا ٹیچر کی پوسٹ خالی ہے یا ایگریکلچر کا کوئی مسئلہ ہے یا کوئی اور ایشو ہے، جو بھی Devolved department ہے تو ہم نے Realize کیا کہ تحصیل کے ناظم کو، اگر ہم چیئرمین کو ڈائریکٹ الیکٹ کرتے ہیں تو اس کو ہم یہ والی پاور بھی دیدیں تو وہ جاکے میونسپل سروسز کو وہ مانیٹر کرتا رہتا ہے لیکن جب وہ سوشل سیکٹر پہ آتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ یہاں پہ میں بے بس ہوں، ابھی یہ ڈسٹرکٹ کو کہنا پڑے گا، تو پھر وہ کہتا ہے، ڈسٹرکٹ ناظم اگر اس کا اپنا ہے تو وہ سنے گا، اپنا نہیں تو اس کو مسئلے ہوں گے، Multiple reasons ہیں، تو اس حوالے سے اور بہت ساری وجوہات کی بنیاد پہ، پاپولیشن ایک ہے، Effectiveness دوسرا ہے، Accountability تیسرا ہے، ڈائریکٹ الیکشن کے اور اس کو آپ، کیونکہ Elected بندہ آیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس ہاؤس میں کوئی بھی ایم پی اے ہے، اس میں وہ کسی پارٹی سے بھی ہو، اپوزیشن سے ہو یا ٹریژری بینچز سے ہو، جب لوگوں نے اس کو ووٹ دیا ہے تو اس میں اتنی Capacity ہو گی کہ وہ یہ چیزیں کر سکتا ہو اور وہ ایم پی اے کا رول اچھا ادا کر سکتا ہو، اس اسمبلی میں بحث کر سکتا ہو، اسمبلی میں پرابلمز Identify کر سکتا ہو، تو ماڈرن مینجمنٹ Effectiveness, transparent، اور پاپولیشن اور Implementation کا یہ سارا ہم نے سامنے رکھ کے اس نتیجے پہ پہنچے ہیں کہ ہم جب Devolve کریں گے تو ہم تحصیل پہ لے کے جائیں گے اور ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ Elected local bodies اور لوگوں کے بیچ میں فاصلہ بھی کم ہو، وہ ڈسٹرکٹ کو نہ دیکھیں وہ اپنی تحصیل میں جاکے اپنے Devolved مسائل حل کریں، ایک، دوسری بات یہ ہے کہ جو انہوں نے بات کی کہ جی ڈسٹرکٹ کے ہیڈز ہوں گے، بالکل ہیں، ابھی بھی کچھ فنکشنز وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے انڈر ہیں، وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو دیکھتے ہیں، اس کو Implement کرتے ہیں، کچھ فنکشنز ہیں، وہ پراونشل گورنمنٹ کو دیکھنے ہیں، کیونکہ کچھ Devolved نہیں ہیں، تو اس حساب سے جب آپ تحصیل میں لے کے جائیں گے تو تحصیل میں وہی ایڈمنسٹریٹر اور اس کے لئے ہم یہ بھی کہنا چاہتے ہیں کہ کہیں پہ

اگر ہمیں لگتا ہے کہ ہم اگر اتنی بڑی ریزولیوشن لے کے آ رہے ہیں، ہم سمجھتے ہیں کہ ایک نیا سسٹم ہم لے کے آ رہے ہیں، جس طرح عنایت صاحب اس کمیٹی کے چیئر مین تھے لاسٹ ٹائم، میں اس کا ممبر تھا، جب ہم نے ویلج کونسل اور نائبر ہوڈ کونسل کی بات کی تھی، اسی کمیٹی میں یہ ڈیبیٹ اس وقت بھی ہوئی تھی کہ جی ڈسٹرکٹ کی جو یونین کونسل ہے، یہ مادر پدر ایک باڈی بنی ہوئی ہے تو اس کو آپ نیچے لے کے جا رہے ہیں، پتہ نہیں، خدانخواستہ کیا ہو جائے گا؟ لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ ہم ممبر کو اس کے ووٹر کے بہت قریب لے کے گئے ہیں، وہ زیادہ Interact کرتا ہے اپنے لوگوں کے ساتھ، تو اس حوالے سے وہ Effective ہے، سب سے بہتر مطلب لوگ اس سے خوش ہیں، اس میں ہنڈرڈ کو تسچنز ہو سکتے ہیں کہ یہ Improvement ہونی چاہیئے، یہ ہونی چاہیئے، بالکل ہونی چاہیئے، No one, nothing is perfect لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ چیزیں اس کے ساتھ Add ہوتی جائیں، اس بار بھی وہ اور Flourish ہو گا اور بہتر ہو گا، اس کو ہم اختیار دیں گے، اس کو ہم فنڈ دیں گے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔

<u>وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی</u>: اس حوالے سے یہ ہو گا تو I hope کہ کافی حد تک میں نے ان کے کوئسچنز Answer کئے ہیں، ان کے Concerns ہیں اور ہونے بھی چاہئیں لیکن ایک نیا ماڈل ہے، جب یہ چلے گا تو میں امید رکھتا ہوں اور ان شاء اللہ میں دعا گو ہوں اور I am hopeful بڑا پازیٹیو ہوں کہ ان شاء اللہ بڑا Effective ہو گا بلکہ ویلج کونسل اور نائبر ہوڈ کونسل سے زیادہ Effective تحصیل ہو گی، انشاء اللہ جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی عنایت اللہ خان صاحب!

<u>جناب عنایت اللہ</u>: جناب سپیکر! The points raised by Shahram اور میں اس پہ زور اس لئے نہیں دوں گا کہ یہ فیصلہ کر چکا ہے، یہ ان کے بڑے ٹاپ لیول پہ یہ Decision ہوا ہے، ظاہر ہے کہ میرا فرض یہ ہے کہ میں، اس اسمبلی کے اندر میڈیا بھی بیٹھا ہوا ہے، اسمبلی میں اس کا ریکارڈ بھی ہے جو Document ہو رہا ہے، تو میں Historically اپنی بات یہاں پر ریکارڈ کروں تاکہ یہ ریکارڈ پہ آ جائے۔ ایک بات تو یہ ہے کہ پاکستان کے اندر لوکل گورنمنٹ اس وجہ سے Strengthen نہیں ہو رہی ہے کہ ہر پانچ سال بعد نیا لوکل گورنمنٹ سسٹم آتا ہے۔ دنیا کے اندر دیکھیں، سسٹم اتنے جلدی تبدیل نہیں ہوتے ہیں، Continuity ایک چیز ہے، جو دنیا کے اندر انقلابات آئے ہیں، تبدیلیاں آئی ہیں،

That is because of the ہوئے ہیں Institutions build آئی ہے، Sustainability
It will not deliver in the اگر آپ ہر پانچ سال بعد سسٹم کو تبدیل کرتے ہیں تو، continuity
نمبر ایک، دوسری بات یہ ہے کہ جب end, that will not be sustainable and viable،
آپ یہ کہتے ہیں کہ اس آئینی آرٹیکل کے اندر کہیں یہ نہیں لکھا ہے، دیکھیں، آرٹیکل کے اندر چیزیں اندر
موجود ہوتی ہیں اور ان کو آپ دیکھتے ہیں، Constitution ہر چیز کو Clarity کے ساتھ Hundred
percent define نہیں کرتا ہے، Constitution آپ کو ایک General sense دیتا ہے، ایک
Spirit ایک چیز دے دیتا ہے، یہ آرٹیکل جو ہے آپ کو وہ General spirit of sense دے رہا ہے
کہ جب آپ Devolution کرتے ہیں، ایک Chain of commands ہوتا ہے، مرکز سے
صوبے میں اختیارات آتے ہیں، صوبے سے آپ کا اگلا یونٹ جو ہے وہ ڈسٹرکٹ ہے، دیکھیں، آپ اگر
چاہتے ہیں کہ Further devolve کریں، میں آپ کے ساتھ Agree کروں گا، آپ پھر تمام
تحصیلوں کو ضلعوں کا درجہ دیں، درمیان میں سے ڈپٹی کمشنر صاحب کو آگے تحصیل کا ڈپٹی کمشنر بنادیں،
درمیان میں سے ڈی ای او ایجوکیشن، ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کی پوسٹ ختم کردیں، آپ سی اینڈ ڈبلیو
کے ایکسئین کی پوسٹ ڈسٹرکٹ کے لیول پہ ختم کردیں، آپ ایگر کلچر کی ختم کردیں، یہ جو ساری سروسز
ہیں، اگر آپ چاہتے ہیں کہ ایک Empowered Local Government System ہو تو آپ
اس کو ختم کرکے پھر تحصیل کو یونٹ بنادیں، لیکن جب درمیان میں آپ ڈسٹرکٹ کے یونٹ کو رکھتے ہیں،
آپ Skip کرکے ایک دوسرے یونٹ کے پاس چلے جاتے ہیں اور اس میں بھی جو آفسز ہیں، آپ ان کو
Devolve کرتے ہیں اور پورے آفسز Devolve نہیں کرتے ہیں، Limited offices
devolve کرتے ہیں، So یہ اس Constitutional Article کی Spirit کے Against ہے۔
ظاہر ہے، یہ ان کی Interpretation ہے، میری Interpretation ہے اور وہ یہ کہیں گے کہ آپ
آئین کی اس دفعہ کی، یہ ان کا Right ہے، میرا بھی Right ہے کہ میں بات کروں اور ہم یہاں Agree
نہیں کریں گے، So, this question will be then settled in the court, Court
will decide کہ آرٹیکل (A) 140 کیا کہتا ہے، Devolution کیا ہے؟ So, this is a point?
کہ میں ان کو بتارہا ہوں کہ اگر یہاں یہ Settle نہیں ہوتا ہے، This question will be then settled in court.

جناب سپیکر: صاحبزادہ ثناء اللہ!

صاحبزادہ ثناءاللہ: زه دغه ورونړو ته چې په دې تير شوې اسمبلۍ کښې وو، عنايت الله خان صاحب د بلدياتو منسټر وو، زه په خپله تجربه او يو خبره داسې ستاسو مخکښې کيږدم چې زما سب ډويژن، زما حلقې ته يولس کروړه روپۍ اوشوې، د يوې خبرې نه چې په دې بلدياتی نظام کښې دا خبره موجود وه چې کله تحصيل او يا ضلع Tie شی، دا Equal شی، يو ځل اوشی، دوه ځل اوشی او په دريم ځل به بيا تحصيل يا ضلع Dissolve کيږی او 'ری اليکشن' به کيږی۔ تاسو ته به ياد وی يا به نه وی ياد، عنايت الله خان صاحب ته به ياد ځکه وی چې دے هغه وخت کښې منسټر وو، د دې د پاره تاسو ترميم راوړو، دا خبره ځکه کوم چې هغه وخت کښې مو ترميم صرف د دې يوې خبرې د پاره راوړو چې يره د تحصيل واړئ په ټوله صوبه کښې اليکشن شوے دے، په واړئ تحصيل کښې اليکشن نه وو شوے او دومره ليټ اوشو چې د هغې د وجې نه مونږ ته يولس کروړه روپۍ نقصان اوشو اوهغه پيسې زمونږ ه Lapse شوې لاړې، زه عرض دا کوم۔ میں یہ درخواست کرتا ہوں، 2013 میں یہ ایکٹ آیا ہے، اس کے تحت الیکشن ہوا ہے، اگر اس میں تھوڑی سی کمی بیشی ہے تو بجائے اس کے کہ وہ پوری کر دیں لیکن ایک تحصیل کے لئے آپ قانون بناتے ہیں، واڑی سب ڈویژن کے لئے تو یہ عوام کے ساتھ ظلم ہے اور زیادتی ہے، اس لئے میں یہ ریکوئسٹ کروں گا وزیر بلدیات صاحب سے کہ Kindly یہ اگر آپ بوڑھے آدمی کو بڑا نام دے دیں تو اس سے اس کی کارکردگی نہیں دکھائی جا سکتی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ آگیا۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: اس لئے میں ریکوئسٹ کروں گا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بولتے ہیں یا Withdraw کرتے ہیں، ووٹ کے لئے؟

صاحبزادہ ثناءاللہ: ووٹ پہ کر لیتے ہیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that-----

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! د صاحبزاده صاحب خبرې له تاسو توجه نه ورکوئ کنه۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! عنایت اللہ خان نے بات کی، میں صرف یہ ریکارڈ پہ لانا چاہتا ہوں، ہمارے منسٹر صاحب نے (A) 140 کی جولاۓ منسٹر کے توسط سے تشریح کی، میں ذرا اس میں تھوڑا ایڈیشن کرتا ہوں۔ جناب سپیکر! 2008 اور 2013 میں جب 18th Amendment آئی، صوبائی خود مختاری کی، تو یہ بڑا واضح تھا، اس میں یہ نہیں لکھا گیا تھا، پشاور کا ذکر نہیں تھا، لاہور کا ذکر نہیں تھا، کوئٹہ کا ذکر نہیں تھا، کراچی کا ذکر نہیں تھا لیکن جس طرح عنایت اللہ خان نے بتایا، یہ بڑا واضح ہوتا ہے کہ اب 18th Amendment کے بعد اختیارات نیچے ڈویژنل سطح پہ نہیں گئے، ادھر آ کے میٹروپولیٹن یا جو دارالخلافہ ہے، وہاں پہ ظاہر ہے کہ صوبائی محکمے موجود ہوتے ہیں، لہذا ہم ریکوئسٹ کرتے ہیں، میں یہ بھی ریکارڈ پہ لانا چاہتا ہوں کہ ان شاء اللہ Within fifteen days, within twenty days، اس میں کوئی ابہام ہی نہیں ہے، یہ عدالت سے فیصلہ آئے گا، عدالت سے یہ فیصلہ آئے گا، اگر ادھر ہو جائے تو بہت اچھی بات ہے۔ سیکنڈ، یہاں پہ ایک بات ہوئی کہ بلدیاتی انتخابات پی ٹی آئی کا کریڈٹ ہے، میرے خیال میں تاریخ کو Correct کرنے کے لئے، یہ کریڈٹ جو جاتا ہے یہ سپریم کورٹ آف پاکستان کو جاتا ہے، یہ ریکارڈ پہ ہے کہ یہ کریڈٹ سپریم کورٹ آف پاکستان کو جاتا ہے، میں نے پہلے بھی کہا کہ سوموٹو ایکشن لیا گیا تھا، حکومتوں کو ڈیڈ لائن دے دی گئی تھی، Within deadline لیجسلیشن ہوئی اور حکومتیں پابند رہیں کہ وہ انتخابات کرائیں، بہرحال یہ آپ ہاؤس کو Put کریں لیکن مجھے امید ہے، ان شاء اللہ عدالت سے یہ Tier جو ہے، وہاں پہ بحال ہو جائے گا۔

Mr. Speaker: Ji, the motion before the House is,

میرے خیال میں پاس کرتے ہیں۔

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی: تھوڑا سا، ایک، ٹھیک ہے، پاس کرتے ہیں لیکن خیر ہے ابھی یہ ماحول اتنا بڑا اچھا ہو گیا ہے، اپوزیشن بھی سن رہی ہے، ہم بھی سن رہے ہیں، یہ ماحول آپ کو کبھی کبھی ملے گا۔

جناب سردار حسین: یہ ماحول آپ کو ملے گا۔

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی: اچھا ملے گا، شکریہ، اچھی بات ہے، دیکھیں، میں ایک بات کہہ دوں، یہ On a lighter note کہہ رہا ہوں، بابک صاحب نے کہا کہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے پیچھے عنایت صاحب نے سر ہلایا کہ ایسا نہیں ہے، خیبر پختونخوا میں اس حکومت نے پاس کیا تھا (قہقہہ) اور یہ سچ بولنے میں Expect کر رہا ہوں کہ عنایت صاحب نے جو سر ہلایا، جب یہ بول رہے تھے، بس وہ

والی بات میں نے کہہ دی، ایک، دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں، دیکھیں میں بالکل ان سے ان کے جو خدشات ہیں یا ان کے جو Concerns ہیں، یہ سب سے پہلے میرے ذہن میں بھی تھے، جب میں پہلی میٹنگ پہ گیا تھا لیکن جب ڈسکشنز ہوئیں Then I realize اور Obviously یہ ابھی پڑھ رہے ہیں، تو یہ نئی چیز ہے، جس طرح ویلج کونسل، نیبر ہوڈ کونسل کا Concept تھا، اس وقت بھی یہی بات تھی تو ان شاء اللہ وقت ثابت کرے گا۔ دیکھیں، کورٹس تو Decide کچھ بھی کر سکتی ہیں جو ان کو لگے کہ قانون کے مطابق ہے یا نہیں ہے لیکن مزے کی بات یہ ہے کہ جب یہ اسمبلی ہے، یہاں پہ اوپن ڈیبیٹ ہے، یہاں پہ ڈسکشن ہے، یہاں پہ حکومت اور اپوزیشن ہیں، میرے معزز بھائی While the discussion اور یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر آپ ادھر Agree نہیں کریں گے تو ہم کورٹ چلے جائیں گے، اگر آپ اپنا اختیار خود ہی کورٹ کو دینا چاہتے ہیں تو اس میں تو کوئی، اس پہ ہم کیا ڈیبیٹ کر سکتے ہیں لیکن جو جمہوریت ہے، جو اس اسمبلی کو جس Purpose کے لئے بلایا گیا، یہاں پہ ڈسکشنز ہوئیں اور جو صدیوں سے ہوتی آ رہی ہیں، ہر پارٹی کی حکومت رہی، اپوزیشن نے ایک کہا، حکومت نے دوسرا کہا، تو میں نے کبھی یہ نہیں سنا تھا کہ اس کو ہم ادھر لے کر جائیں گے لیکن وہ ان کا اپنا Right ہے، جو یہ مناسب سمجھیں، میرے خیال سے بڑی نیک نیتی سے بڑی سوچ سے اور بڑی سوچ سمجھ کے بعد قانونی ماہرین، پولیٹیکل، ٹیکنوکریٹس، یہ وہ عام عوامی نمائندے سب کے ساتھ ڈسکشن کے بعد یہاں پہ پہنچے ہیں کہ اس کو ہم تحصیل پہ لے کے جا رہے ہیں اور میں یہ پھر کہہ رہا ہوں، ان شاء اللہ وقت ثابت کرے گا، جب یہ ہو گا، یہ سب سے Effective ہو گا۔ عنایت صاحب نے ایک بات کی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا۔

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی: پھر میں بیٹھ جاتا ہوں، آپ ووٹنگ پہ کر دیں، اگر Agree کر دیں تو شکریہ، اگر نہیں کریں تو بھی شکریہ، پھر ووٹنگ کر لیں گے اور بابک صاحب نے کہا، 140 کی ایک ہی بات کی لیکن آپ Devolution کرنا چاہتے ہیں، اسی Spirit میں ہم اس کو تھوڑا اور Devolve کر رہے ہیں تاکہ اس کی وہ Real spirit اور جو Effectiveness ہے، اس کو ہم اور بہتر کرنا چاہتے ہیں، ہماری نیت یہ ہے ورنہ باقی تو سارے الیکشن میں جائیں گے، ہم بنا رہے ہیں، وہ ہم سب کیلئے بنا رہے ہیں، ہر پارٹی اپنا Candidate اتارے گی جس کا Manifesto لوگوں کو قبول ہو گا وہ ووٹ لے گا لیکن وقت ثابت کرے گا کہ ان شاء اللہ تحصیل کی جو گورنمنٹ ہو گی، نہیں، یہ ان شاء اللہ زبردست ہو گی اور

Continuityتو یہی ہے کہ بلدیات کے بعد جو ہے، سب سے Effectiveہمیں لگ رہا ہے، اس کو ہم رکھ رہے ہیں، اس میں کوئی بیچ میں فارغ بندہ نہیں ہے، ہر بندہ Elected ہے، اس میں، Every tier ویلج کونسل کے ہر ممبر سے لے کے تحصیل کے چیئرمین تک اور اس کے ہاؤس تک ہر Tier elected ہے، کوئی Nominated نہیں ہے، یہ اس میں ایک اور نئی چیز ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہے۔

جناب سپیکر: فضل حکیم صاحب! آپ بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب فضل حکیم یوسفزئی: جناب سپیکر صاحب! ډیره مهربانی د ټائم راکولو، اصل کښې زمونږه شهرام خان یو ښه خبره اوکړه، کله چې د نن نه تیر شوی د 2013 الیکشن ته چې تاسو اوګورئ نو دا ویلج کونسل چې کوم دے، دا څومره اختیار مند دے او عوامو ته څومره فائده ده او د یونین کونسل، د ډسټرکټ ناظم کله چې کوم سیټ ګټلے دے، هغه نن په ژړا ژاړی، هغه د هیڅ نه دے او بیا تاسو د تحصیل ناظم ته اوګورئ، هغې ته ریونیو راځی او هغه مطلب په هغې هم لګی او ګورنمنټ هم هغوی له Thirty percent ورکوی۔ زه د خپل سوات خبره کوم، اکثر چې زما سره په میټنګ کښې په ژړا ژاړی چې یره زما سره خو څه اختیار نشته، ټول هغه هسې هم ډسټرکټ ناظم په ټولو ضلعو کښې ژاړی، پکار هم دا ده چې دا تحصیل فل اختیارات چې هغه هم دغه شان راشی او زما خو یو ریکوئسټ دے خپل منسټر صاحب ته چې کوم ښارونه دی، میجر ښارونه دی، د هغوی د جدا حکومت جوړ کړی، هغوی دې د تحصیل نه جدا کړی چې د ښار حکومت جدا شی، ستی ګورنمنټ هغې ته وائی چې څومره هغه ریونیو کیږی او په هغه ښار کښې د ننه لګی، په اوبو باندې، په پائپ باندې لګی، د هغې وجه دا ده چې یره څومره په لنډو باندې څومره محدود اختیارات ورکوی نو هغه د خپل اختیار نه ښه فائده اغستې شی او خپل قوم ته ښه ریلیف ورکولے شی، ان شاء اللّٰہ تعالیٰ دا ډیره ښه فیصله ده او زه شکریه ادا کوم د پی ټی آئی د ګورنمنټ، لکه څنګه چې زمونږه همایون خان اووئیل چې دا واحد د پی ټی آئی حکومت دے چې هغوی لاندې خپل اختیارات راولی او د تحصیل خلقو له ئے ورکوی، پکار ده چې دوئ ئے Appreciate کړی او دوئ زمونږه سره Agree شی چې مونږ خپل

اختیار راولو او هغوی له ئے ورکړ، تقسیموؤ یئ، A to Z هر چا له، چې کومې د پارټئ اوګټله زمونږ د پاره قابل قدر دی، عزت دار دی، مونږ به ورته هار په غاړه کوؤ، که هرې پارټئ والا اوګټله، دا خو مونږ نه وایو چې یره زمونږه حکومت ګټلې ده چې زمونږه سره دا ټول اختیار پاتې شی۔ ډیره مننه، شکریه۔

Mr. Speaker: Thank you. The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: And those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped. Second Amendment in Clause 3 of the Bill: Mr. Mehmood Ahmad, MPA, to please move his amendment in Clause 3 of the Bill. Mr. Mehmood Ahmad.

Mr. Mehmood Ahmad Khan: Sir, Clause 3 may be deleted and the remaining Clauses may be renumbered accordingly.

جناب سپیکر صاحب! یہ ایک ریکوئسٹ ہے، یہ Same، ویسے ہی وہ آگے پیچھے ہوا، باقی بات وہی ہے۔

جناب سپیکر: ہاں، وہی ہے۔

جناب محمود احمد خان: خالی میں نے اپنے بھائی سے ریکوئسٹ کی ہے کہ وہ کہہ رہے تھے کہ ڈسٹرکٹ ناظم جو ہے-----

جناب فضل حکیم یوسفزئی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب محمود احمد خان: نہیں، آپ نہیں، میں سپیکر صاحب کو سنا دیتا ہوں، بھائی نے ریکوئسٹ کی کہ ڈسٹرکٹ ناظم جو ہیں رورل کے، لیکن اسی ہاؤس میں ادھر ہی جو ممبرز ہیں، 2013 میں یہ بل آیا تھا، سلیکٹ کمیٹی میں بھی گیا تھا، سب نے اتفاق سے پاس کیا تھا، اس میں ادھر بات ہوئی تھی، کچھ اپوزیشن کے تھے، کچھ حکومت کے تھے، اتفاق سے بات ہوئی تھی، جو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی بات ہے، وہ بھی اسی ہاؤس نے پاس کیا تھا، ابھی چار سال بعد ایسی کون سی بات آگئی ہے؟ جو شہرام صاحب نے پوائنٹ بیان کیا ہے، ہمارا یہ پوائنٹ ہے، جو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ہے یا کونسل ہے، وہ برقرار رہے، تحصیل میں ٹھیک ہے-----

جناب سپیکر: اب اس پہ ڈسکشن ہو چکی ہے میرے خیال میں تو۔

جناب محمود احمد خان: ہاؤس کو Put کرنا چاہتے ہیں، آپ-----

جناب سپیکر: بس یہ جو پہلے ہے، اسی سے Related ہے تو بس Withdraw کر لیں، ختم ہو جائے گی بات، ورنہ یہ وہی ووٹنگ ہے جیسے پہلے ہوئی ہے، پھر دوبارہ ہو گی، یہ وہی ہے نا Almost۔

جناب محمود احمد خان: نہیں، Withdraw تو خیر نہیں کر سکتا، خیر ہے آپ ووٹ کر لیں۔

جناب سپیکر: چلیں ووٹ کر لیتے ہیں۔

The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped. Now, the question before the House is that the original Clause 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The original Clause 3 stands part of the Bill. First Amendment in Clause 4 of the Bill: Mr. Inayatullah Khan, Mr. Munawar Khan, Sahibzada Sanaullah Khan and Mrs. Nighat Yasmeen Orakzai, MPAs, to please move their amendment in Clause 4 of the Bill.

یہ بھی وہ Same ہی ہے۔ جی عنایت اللہ صاحب!

Mr. Inayatullah: Sir, I beg to move that Clause 4 may be deleted.

جناب سپیکر: اس میں بھی وہی ہے نا، کلاز فور میں محمود خان کی بھی ہے نا، آپ بھی اسی میں جوائنٹ کر لیں، ٹھیک ہے، ایک ہی ہو جائے گا، آپ کو بھی موقع اسی میں دے دیتے ہیں۔ جی عنایت صاحب، کون بولے گا؟ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب!

Sahibzada Sanaullah: I beg to move that Clause 4 may be deleted.

جناب سپیکر: جی بیٹنی صاحب!

Mehmood Ahmad Khan: Clause 4 may be deleted and the remaining Cclauses may be renumbered accordingly.

جناب سپیکر: جی شہرام خان ترکئی صاحب، بس وہ انہوں نے کر لیا ہے نا۔

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی: اب تھوڑا Explain کریں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کریں، اس پہ۔

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی: کیونکہ ہر Topic پہ تھوڑا بہت، اگر ان کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کریں۔

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی: اگر ان کو Input مل جائے تو Clarity بھی ہو جائے گی۔

جناب عنایت اللہ: کلاز 4 میں، میں تھوڑا Readout کرتا ہوں:

"For the purpose of the uniformity, government shall give policy frame work for devolved functions and each local government shall act in accordance with the such policy frame work."

یعنی یہ جو خیبر پختونخوا کی حکومت ہے، اس کو یہ اختیار دیا گیا ہے، اس کی ایک Bad history ہے جو ہم نے ان کو گائیڈ لائنز دے دیں تو گائیڈ لائنز کی وجہ سے ان کے ہاتھ پاؤں جو ہیں باندھ گئے اور اس وجہ سے وہ گائیڈ لائنز کو Meet نہ کر پاتے تھے اور اس وجہ سے ان کے بجٹ جو ہیں وہ ابھی تک نہیں ہوتے رہے، اس لئے اگر آپ ایک طاقتور لوکل گورنمنٹ سسٹم بنانا چاہتے ہیں تو آپ ان کو اوپر سے کنٹرول کرنے کا جو Tool ہے، اس کو اپنے ہاتھ میں Lever ہے، اس کو اپنے ہاتھ میں نہ رکھیں، ان کو بااختیار رہنے دیں۔

جناب سپیکر: جی شہرام خان صاحب، جی، بابک صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! میرے بھائی عنایت اللہ خان نے گائیڈ لائنز کی بات کی بلکہ یہ پابندیاں لگائی تھیں ہم نے، نیچے جس طرح اختیار دیا گیا تھا، ان کو پابند بنایا گیا تھا کہ آپ نے Sixteen percent اس مد میں لگانا ہے، Fourteen percent اس مد میں لگانا ہے، تو جس طرح انہوں نے بتایا کہ نیچے تو پھر اختیار نہیں گیا، نیچے بالکل اختیار نہیں گیا، تو جس طرح میں نے پہلے بھی ذکر کیا کہ مرکز سے جو اختیارات صوبوں کے پاس آئے ہیں، مرکز یعنی قومی اسمبلی نے کوئی پابندیاں نہیں لگائی ہیں کہ صوبائی حکومت نے یہ کام کرنا ہے، یہ کام نہیں کرنا ہے، اتنا بجٹ اس مد میں لگانا ہے، اس مد میں نہیں لگانا ہے تو میرے خیال میں میرے بھائی فراخدلی کا مظاہرہ کریں، جس طرح وہ کہتے ہیں کہ اختیار نچلی سطح پہ دے رہے ہیں اور وہ ایک Tier پہ انہوں نے اختلاف کیا لیکن من و عن جو اختیارات ہیں، من و عن Constitution of Pakistan میں، ہمیں پابندیاں نہیں لگانی چاہئیں، ہمیں ان کے ہاتھ پاؤں نہیں باندھنے چاہئیں اور جس طرح فضل حکیم خان صاحب نے بڑی اچھی طرح سے بات کی اور وہ مجھے سپورٹ بھی کریں گے کہ واقعتاً عملاً یہ اختیارات جو ہیں، یہ نیچے چلے جائیں۔

جناب سپیکر: جی شہرام خان۔

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی: شکریہ جناب سپیکر! ٹھیک دہ جی، اگر یہ سارے مل کے میرے بھائی Respond کر دیں تو میں ساروں کو ایک ہی ٹائم پہ ثناء اللہ صاحب اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ثناء اللہ صاحب! آپ نے Respond کرنا ہے۔

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی: کچھ کہیں گے تو میں کر لوں گا۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب! جس طرح وزیر بلدیات صاحب فرما رہے ہیں کہ ہم اختیارات دے رہے ہیں تو اختیارات کا یہ مطلب نہیں کہ آپ اس کے اوپر کوئی قدغن لگائیں، یہ سعودی عرب میں خطبے چھاپے جاتے ہیں، جمعہ کے خطبے اور علماء کرام کو دیئے جاتے ہیں کہ آپ یہ خطبہ پڑھائیں، تو یہ خطبے ان کو نہ دیں، اس لئے اگر آپ واقعی مخلص ہیں تو اس میں ان لوگوں کو آزاد کر لیں، جہاں پر کسی چیز کی ضرورت ہو تو اس کے مطابق وہ فنڈ خرچ کر لیں، تو میرے خیال میں یہ قدغن یہ پابندیاں لگانا، یہ پالیسی فریم ورک دینا، یہ زیادتی ہے اور آپ اس کو اختیار دے دیں، جب آپ اختیار پر یقین نہیں رکھتے تو پھر اختیارات کس بات کے آپ دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر لوکل گورنمنٹ۔

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی: شکریہ، دیکھیں، اتھارٹی ان کو ابھی بھی ہے، آپ سارے آنریبل ممبرز نے کہا، ہم ان کو کوئی limit نہیں کر رہے کہ ہم ان کے ہاتھ پیر باندھ رہے ہیں لیکن جب ہم Devolve کرتے ہیں تو ہمارا یہ Experience رہا ہے اور ہم نے دیکھا ہے، سب نے دیکھا ہے، عنایت صاحب اس وقت منسٹر تھے کہ Let's say ہیلتھ کو لے لیں، کہیں پہ ہیلتھ کو توجہ دی جا رہی تھی، کہیں پہ نہیں دی جا رہی تھی بلکہ Many cases میں نہیں دی جا رہی تھی، تھوڑے کیسز میں دی جا رہی تھی، پھر As a Health Minister میرے یہ Concerns تھے کہ ابھی ہسپتالوں میں دوائی ہونی چاہیئے یا اس پہ جو بھی سپورٹ چاہیئے، تو ہم یہ چاہتے ہیں، ہم نے آپس میں ڈسکشن کی تھی، اس میں عنایت صاحب بھی اس وقت تھے تو ہم نے یہ کہا کہ کچھ چیزوں پہ ان کو ہم Limit کریں گے کہ Freedom ہو گی ان کو لیکن اتنے پیسے ان جگہوں پہ یا ان سیکٹرز میں وہ اسی وجہ سے لگائیں گے کہ وہ Important areas ہیں، سوسائٹی کیلئے اور وہاں پہ لوگوں کیلئے خواہ وہ ایجوکیشن ہو، ہیلتھ ہو یا کوئی جو بھی Devolved department ہے اور کچھ جو ہمارے نیشنل انٹرنیشنل ٹارگٹس ہیں، Obligations ہیں، Commitments ہیں، ان کو بھی Meet کرنا پڑتا ہے، پورے اس کے لئے پراونشل لیول پہ بھی،

نیشنل لیول پہ بھی اور پھر لوکل لیول کو بھی کیونکہ گراؤنڈ پہ تو Implementation ان لوگوں کی ہے جن کو ہم اختیار دے رہے ہیں اور ان کو ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ خواہ مخواہ آپ نے یہی چیز کرنی ہے لیکن کوئی گائیڈ لائنز کچھ Flexible ہوں گی لیکن ایسی ہوں گی جس میں وہ بنیادی ضروریات کو وہ ضرور پورا کریں، اگر وہ نہیں پورا کریں گے تو Let's say کوئی تحصیل گورنمنٹ صرف گلی کوچے ہی بنانا شروع کر دے اور سکول میں ضرورت ہو، میں نے دیکھا ہے، میں خود بھی ڈسٹرکٹ ناظم رہ چکا ہوں، بہت سارے یہاں پہ اور بھی ناظمین ڈسٹرکٹ، تحصیل کے رہ چکے ہیں، ایک Example دیتا ہوں، مجھے بڑی ہنسی آئی جب پہلی دفعہ میں نے سنا تھا کہ جی ایجوکیشن کیلئے Ten percent کہ Five percent کوئی فنڈ تھا، میں اور عنایت خان نے بڑی ہنسی بھی کی اور At lighter note بھی لکھا کہ یہ فنڈ اس نے خرچ کرنا ہے، تو اس کو کیسے خرچ کرتے تھے، ہمیں حیرانگی ہوتی تھی، پھر اس کو ہم نے تھوڑا سا اور Specify کیا کہ جی یہ یہاں سے گھر، طفیل کا گھر کیونکہ سکول کی طرف یہ راستہ جاتا ہے تو یہ ایجوکیشن میں خرچ کر دو، یہ راستہ پختہ کر دو، اب بچے کو ضرورت ہے سکول میں کرسی کی، بلیک بورڈ کی، پنکھے کی، لائٹ کی یا کوئی اور Facility کی، آپ پولیٹیکل بنیادوں پہ اپنے ووٹر کو خوش کرنے کے لئے جبکہ بنیادی مقصد بچہ ہے، اس کا فیوچر ہے، اس کی تعلیم ہے، اس کی صحت ہے یا فارمر ہے، اس کی ایگریکلچر کوئی بھی Activity ہو، آپ اس کو کہیں کہ یہ گلی کھیت کی طرف جا رہی ہے، ایگریکچر میں پکی کر دو، یہ ہسپتال کو جا رہی ہے تو ہسپتال کے کھاتے میں ڈال دو، اس حوالے سے جو ہمارا Experience رہا، دوسری بات یہ ہے کہ ان کو ہم بالکل وہ نہیں کریں گے، Lock نہیں کریں گے لیکن کوئی گائیڈ لائن پراونشل گورنمنٹ کی اسی وجہ سے ہو گی کہ تھوڑی بہت Uniformity ہو تاکہ صوبہ ہر لیول پر، جو تحصیل ہیں وہ Develop ہوں اور اس میں بہتری آئے، تو اسی وجہ سے ہم نے یہ Good intent کے ساتھ کیا ہے اور ہم یہ یقین دلانا چاہتے ہیں کہ آپ کو فیوچر میں نظر آئے گا کہ ایسی کوئی وہ نہیں ہو گی بلکہ Clarity ہو گی ہر لیول پہ اور جو گائیڈ لائنز ملیں گی، وہ ان کی بہتری کے اور نیچے لوگوں کی بہتری کیلئے ہونگی، اس سے انشاء اللہ گورنمنٹ کو بھی اس سے سپورٹ ملے گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> ووٹنگ یا Withdraw کر لیں، بابک صاحب!

<u>جناب سردار حسین:</u> حکومت سے دو باتیں سن رہے ہیں، ایک طرف کہہ رہے ہیں کہ بالکل اختیارات نچلی سطح پہ ہم دے رہے ہیں، دوسری طرف کہہ رہے ہیں کہ ایسا ہو اور ایسا نہ ہو، یہ عدم اعتماد ہے، یعنی یہ

اسمبلی ہے، ہم اپنا بجٹ بناتے ہیں، یعنی کب پرائم منسٹر صاحب کے ڈائریکٹیوز یہاں پر آئے ہیں یا گائیڈ لائنز یہاں پر آئی ہیں یا مرکزی کابینہ کی گائیڈ لائنز یہاں پہ آئی ہیں یا مرکزی حکومت کی گائیڈ لائنز اس اسمبلی میں آئی ہیں اور بتایا گیا ہو کہ ایسا ہو یا ایسا نہ ہو، جناب سپیکر! دو باتیں تو نہیں ہو سکتیں، جب ہم یہ بات اور یہ دعویٰ کرتے ہیں، یہ کریڈٹ لینے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم اختیارات دے رہے ہیں، پھر ہمیں اعتماد کرنا ہو گا، سکول ان کی ضرورت ہے، سکول بنائیں گے، گلی کوچے ان کی ضرورت ہیں، گلی کوچے بنائیں گے، ہسپتال ان کی ضرورت ہے، ہسپتال بنائیں گے، اگر یہ بھی کرتے ہیں کہ اختیار دے رہے ہیں لیکن ساتھ ساتھ ایک ضابطہ ان کو دے رہے ہیں یا پابندیاں دے رہے ہیں یا جو گائیڈ لائنز آپ کہہ رہے ہیں، گائیڈ لائنز تو نہیں ہیں، ایک لکیر ان کو دے رہے ہیں کہ ادھر تک آپ نے آنا ہے، ادھر تک نہیں آنا، تو میرے خیال میں یہ اختیار میں پھر مداخلت ہے، حکومت کو بتانا چاہیئے کہ وہ اختیار دے رہے ہیں یا اختیار مداخلت کے ساتھ دے رہے ہیں؟ دو باتیں تو نہیں ہو سکتیں اور پہلے بھی فضل حکیم صاحب سے میں نے ریکوئسٹ کی، میں ان کا ساتھ دے رہا ہوں، میں پی ٹی آئی کا ساتھ دے رہا ہوں کہ آپ لوگ اختیارات دے رہے ہیں، اختیارات جب دے رہے ہیں تو سارے اختیارات دیدیں، ایسا نہ ہو کہ ایک پیمانہ پھر آپ ساتھ دے رہے ہیں کہ اسی پیمانے کے ساتھ آپ لوگوں کو اس چیز کو ناپنا ہے، تو پیمانہ آپ اپنا دے رہے ہیں اور اختیار کی بات کر رہے تھے، اختیار دے رہے تھے، یہ دو باتیں ہیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Members, may be adopted?

شہرام خان، یہ ایک مہینے میں بھی ختم نہیں ہو گا، یہ آپ کا بل جو ہے، چل رہا ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ 27 تک 28 تک اس کو ختم کرنا ہے، یہ تو پھر سوال و جواب چلتا ہی رہے گا، There is not end of that ابھی ثناء اللہ صاحب نے بھی ہاتھ کھڑا کیا کہ میں بھی اس میں بات کرتا ہوں، ابھی چونکہ یہ چل گیا تو Let's put to voting تاکہ اگلی کلاز پہ چلے جائیں۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ</u>: جواب تو دیں نا جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جواب تو آپ Already دے چکے ہیں، اس کا تو آپ نے تفصیل سے پہلے جواب دے دیا۔ جناب شہرام خان!

<u>وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی</u>: شکریہ جی، ایک تو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ابھی آپ سنیں نا، ثناء اللہ صاحب! آپ بات کریں۔

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی: بابک صاحب کو فضل حکیم کی بات سمجھ آ رہی ہے لیکن میں سامنے نزدیک بیٹھا ہوں، میری بات ان کو سمجھ نہیں آ رہی، میں ان کو سمجھا رہا ہوں کہ دیکھیں ایسا نہیں ہے، ایک، میں یہ کلیئر کرنا چاہتا ہوں کہ ضروری نہیں ہے کہ اختیار اور جو پالیسی گائیڈ لائنز ہیں، یہ پیسوں میں ہوں، یہ کسی چیز میں ہو سکتی ہیں جو پراونشل گورنمنٹ سمجھتی ہے کہ اس میں اور بہتری آئے گی، مختلف چیزیں ہو سکتی ہیں لیکن میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ Good intent سے ہو رہا ہے، ان کو Powers دی جا رہی ہیں، ان کو پیسے دیئے جا رہے ہیں، ان کیلئے کچھ چیزیں ہوں گی کیونکہ اختیار Devolve ہو رہا ہے، ڈیپارٹمنٹ کے فنکشنز Devolve ہو رہے ہیں، ان فنکشنز میں پراونشل گورنمنٹ چاہے گی کہ ہر تحصیل میں جو سکولز ہیں، تحصیل گورنمنٹ ان کو Develop کرے تو جہاں پہ نہیں ہو گا، وہاں پر پراونشل گورنمنٹ نے پیسے بھی دیئے، اختیار بھی دیا اور وہاں پہ ڈیویلپمنٹ نہ ہو تو پھر پریشر آئے گا پراونشل گورنمنٹ پہ، اسی وجہ سے ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم ان کو Limit اس طرح نہیں کر رہے کہ ان کو کوئی خواہ مخواہ Ring fence کر رہے ہیں، کچھ چیزوں میں ایسا ہوتا ہے، جو Important ہے، جو ہم سمجھتے ہیں، اس وقت Obviously اس میں رولز بنے ہیں، اس میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ جو موجودہ سسٹم ہے، اس میں کہیں پہ ہمیں لگتا ہے کہ اگر یہ پالیسی گائیڈ لائنز اس کو Limit کرے گی کسی بھی صورت میں، تو وہ ہم نہیں کریں گے، جہاں پہ ہمیں لگتا ہے کہ وہ اس کو اور Empower کریں گے اور Clarity لائیں گے، وہاں پہ وہ ہم کر لیں گے لیکن ایک Consensus کے ساتھ ہو گا اور بہتری کے ساتھ ہو گا، یہ میں Clarity کرنا چاہتا ہوں۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped. Now, the question before the House is that the original Clause 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The original Clause 4 stands part of the Bill.

یہ 65 شاید امنڈ منٹس ہیں، اس میں ابھی چار کے اوپر ہم نے۔۔۔۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Waqar Sahib, to please move your call attention notice No. 238, in the House.

(Applause)

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا، کال اٹینشن پیش کرنے کا لیکن اس سے پہلے میں ایک تھوڑی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ سر! جیسا کہ آپ Custodian of the House ہیں، آپ کی ہر کہی ہوئی بات رولنگ ہوتی ہے، یہاں پہ ڈیپارٹمنٹس کے اعلیٰ افسران بیٹھے ہوتے ہیں، وہ فالو کرتے ہیں۔ اسی طرح اس ہاؤس کی بھی ایک Dignity ہے، یہاں لیڈر آف دی ہاؤس ہوتے ہیں، وہ یہاں پہ آکر سپیچ کرتے ہیں، جو اسٹیٹمنٹ دیتے ہیں وہ پالیسی بیان ہوتی ہے اور یہاں پر جو آفیسرز بیٹھے ہوتے ہیں، وہ ان کو Convey کرتے ہیں ڈیپارٹمنٹس کو، لیکن بد قسمتی سے یہاں پہ ایسا نہیں ہو رہا، یہاں وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنی سپیچ میں کہا تھا کہ ہر حلقے کا ایم پی اے چاہے اپوزیشن میں ہو، چاہے ٹریژری بینچ میں ہو، وہ اپنے حلقے کا وزیر اعلیٰ ہے، وہاں پر جو بھی Recommendation ہو گی، چاہے کلاس فور کی ہو اور چاہے جو بھی مشاورت ہو گی، وہ متعلقہ ایم پی اے کے ساتھ ہو گی لیکن مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ میرا حلقہ PK-7 میں تحصیل کبل میں ہاسپٹل ہے، کبل ہاسپٹل، اس میں Recently سات کلاس فور اپوائنٹ ہوئے ہیں اور ڈیپارٹمنٹ کے کسی بھی شخص نے متعلقہ ایم پی اے سے کوئی نہ مشاورت کی ہے اور نہ اس سے پوچھا گیا ہے، میں آپ کے توسط سے حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہوں، وزیر اعلیٰ صاحب اچھے آدمی ہیں اور ہمارے ہیلتھ منسٹر بھی بڑے شریف انسان ہیں، شاید ان کو پتہ نہیں ہو گا لیکن ڈیپارٹمنٹس جو بے لگام ہیں، ان کو چاہیئے کہ وہ ان سے پوچھیں، ہمارے سینیئر منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، میں یہ ریکارڈ پہ لانا چاہتا ہوں کہ کم از کم وزیر اعلیٰ صاحب اس فورم پر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ آگیا، آپ کال اٹینشن پہ آجائیں، آپ کا وہ منسٹر صاحب نے نوٹ کر لیا۔

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں وزیر برائے محکمہ جنگلات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ گزشتہ اسمبلی میں محمد علی، ایم پی اے اور جعفر شاہ، ایم پی اے صاحب نے مشترکہ توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 941 پیش کیا تھا جس پر خصوصی کمیٹی بنائی گئی، کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں ملاکنڈ ڈویژن اور ہزارہ ڈویژن بشمول انڈس کوہستان کے عوام جو پشت در پشت جنگلات کی

زمینوں پر رہتے ہیں، وہی اس زمین پر حق ملکیت کا دعویٰ رکھتے ہیں اور قرار دیا تھا، لہذا حکومت اس سلسلے میں اقدامات کرے، فوٹو کاپی ساتھ میں (الف) ہے کیونکہ اس سلسلے میں ابھی تک حکومتی اقدامات نظر نہیں آرہے ہیں، اس لئے اس معزز ایوان کو آگاہ کیا جائے تاکہ عوامی تشویش ختم ہو سکے۔

جناب سپیکر صاحب! دا کومه کمیټی چې جوړه شوې وه، په هغې کښې زمونږه موجوده وزیراعلیٰ صاحب وو نو هغه پکښې هم ممبر وو، دا ممبران ناست دی، مونږ دا نه وایو چې صوبائی حکومت دې پخپله دا ځنګلات هغه خلقو ته حواله کړی خو دا ضرور وایو چې په څه وجه د هغه خلقو سره کوم چې د هغوی سره پروف دی، د هغوی سره سټام پیپرز باندې د سټیټ د ورځو نه چې کوم کاغذات دی، موجود دی پشت در پشته پورې، زما دا ریکوئسټ دے چې مهربانی د اوکړی، هم هغه خلقو ته چې د چا سره، هغه یو کمیشن دې جوړ شی او کوم سفارشات چې دی، کمیټۍ دې هغه مرتب کړے شی، په دیکښې وزیراعلیٰ صاحب هم پخپله شامل دے نو په دې د حکومت فوری طور عمل درآمد اوکړی او د هغه خلقو چې کومه یره ترهه ده، روزانه هغوی هلته کښې جلوسونه اوباسی، دا د ختم کړی او هغه خلقو ته چا سره چې مالکانه کاغذات دی او په ریکارډ باندې دی، هغوی ته دې خپلې زمکې ملاؤ شی۔ ستاسو ډیره مهربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> شہرام خان ترکئی صاحب!

<u>وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی:</u> شکریہ جناب سپیکر! Concerned Minister نہیں ہیں، ان کا پوائنٹ نوٹ کیا ہے، ان کو ڈیپارٹمنٹ نے جواب تو دے دیا ہے لیکن یہ جس بات کی طرف پوائنٹ آؤٹ ہوا، جس ایشو کو پوائنٹ آؤٹ کر رہے ہیں، میرے خیال سے بہتر یہ ہے کہ Concerned Minister کے ساتھ وزیر اعلیٰ صاحب کے ساتھ بھی کیونکہ Obviously ان کا بھی ضلع ہے، جس طرح ایم پی اے صاحب نے فرمایا تو ہم ان کا میسج Definitely ان کو پہنچا دیں گے اور جو Reasonable response ہے، وہ ان کو دینا چاہیئے تاکہ ان کو بھی Clarity ہو، وہاں پہ لوگ ہیں، ان کے اگر کوئی مسائل ہیں، انہوں نے ڈیٹیل تو دی ہے کہ اس کو سمری کی منظوری دی گئی ہے لیکن پھر بھی ہم چیف منسٹر سے بھی بات کر لیں گے اور Concerned جو ان کا Minister ہے، ان سے بھی اور ان کو کہہ دیں گے کہ ان کے ساتھ Direct contact کر لیں، ایم پی اے صاحب کے ساتھ تاکہ ان کا جو پرابلم ہے، اس کو Sort out کیا جا

سکے۔I hope کہ اس سے مسئلہ حل ہو جائے گا، اگر نہیں ہو گا تو I am always there، کوئی ایشو نہیں ہے۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، جی وقار خان!

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر صاحب! دا مسئله چې ده، ډیره معمولی نه ده، هلته کښې د خلقو د پلار نیکه اډو کی دی، خلقو پکښې قبرونه دغه کړی دی، د هغوی سره د هغوی ثبوتونه دی او دیکښې سفارشات شوی دی۔ زه بخښنه غواړم، منسټر صاحب وائی چې ډیپارټمنټ جواب راکړے دے خو ماته ډیپارټمنټ هیڅ قسم جواب نه دے راکړے، دیکښې د سپیشل کمیټئ سفارشات لګیدلی دی او په هغې تر اوسه پورې عمل در آمد نه دے شوے، نو زما منسټر صاحب ته دا ریکوئسټ دے چې هغه خبره، په هغه سفارشاتو عمل اوشی او د هغه خلقو چې کوم تجاویز راغلی دی، په هغې کښې زمونږه وزیراعلیٰ صاحب هم موجود وو، هغه هم پکښې خبره، په ټوله کمیټئ کښې د هغوی بیان پروت دے، هغه چې کوم لیکلی دی نو زما دا خواست دے چې د دغه خلقو دا مسئله د حل کړے شی۔ ډیره مهربانی به وی جی۔

جناب سپیکر: جی شہرام خان صاحب!

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی: جناب سپیکر صاحب! کام اور بھی آسان ہے کیونکہ جس طرح ایم پی اے صاحب نے کہا کہ اس میں چیف منسٹر صاحب کا خود بھی Input ہے تو ان کو میں پھر سے کہہ رہا ہوں کہ ان کا ضلع بھی ہے اور ان کے سارے لوگ ایک ہی ہیں، تو بالکل میں ان سے بات کر لوں گا اور ان کا میسج جو یہ کہہ رہے ہیں، Exactly میں چیف منسٹر تک پہنچا دوں گا تاکہ ان کے جو Concerns ہیں، وہ ایڈریس کئے جائیں۔ اگر یہ کہہ رہے ہیں کہ جس طرح لوگوں کے مسائل ہیں اور بڑے سیریس ہیں تو ہم اس کو سیریس ہی لیں گے۔ میں پھر کہہ رہا ہوں کہ ان کا ضلع ایک ہے اور ان کو مسئلے کا پتہ بھی ہے تو Hopefully اس ایشو کو Delay نہیں کیا جائے گا اور ان کے ساتھ وہ Contact بھی کر لیں گے انشاءاللہ، And I hope that he is satisfied کہ یہ مطمئن ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر: شہرام خان صاحب! ٹھیک ہے۔ عاقب اللہ خان صاحب کا ایک پوائنٹ آف آرڈر تھا، ایک سکول کے بارے میں، تو منسٹر صاحب نہیں ہیں، آپ ان کو ایشورنس دلا دیں کہ اس کی انکوائری کریں،

اسسٹنٹ کمشنر پولیس گارڈ کے ساتھ ایک امتحانی سنٹر میں جاتا ہے اور گیٹ پہ گارڈ کو بھی Arrest کرواتا ہے اور اندر وہ ایسا ماحول پیدا کرتا ہے کہ ایک لڑکا بے ہوش بھی ہو جاتا ہے اس سنٹر کے اندر، اس سے پیپر بھی چھین لیا جاتا ہے تو اس پہ پراپر انکوائری کنڈکٹ ہونی چاہیئے۔

<u>وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی:</u> بالکل جی، جس طرح عاقب اللہ خان صاحب نے کہا، بالکل یہ ان کا Genuine concern ہے اور اس طرح کا Behaviour کسی Responsible بندے کو نہیں کرنا چاہیئے اور جو کرے گا، اس کے خلاف قانونی کارروائی ہو گی۔ میں Concerned سے کہہ دوں گا کہ وہ ایم پی اے صاحب سے بھی بات کر لیں گے، یہ ان کو ڈائریکٹ کر دیں گے، ان شاء اللہ پولیس کا بھی ہو گا، دوسرے کا بھی ہم کر دیں گے، انکوائری بھی بالکل ہو گی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> انکوائری بھی ٹھیک ہے۔

<u>وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی:</u> بالکل ہو گی، اس میں تو کوئی دو رائے نہیں ہے، ہو گی ان شاء اللہ۔

<u>Mr. Speaker:</u> Mr. Salahuddin, Member Provincial Assembly, call attention notice No. 253, please move.

<u>Mr. Salahuddin</u>: Thank you, Mr. Speaker. Sir, first of all, it was very strange and very good as well. Earlier when the session started, I saw full House for the first time. Since, I have been elected as Member of this august House for the first time, I saw some new faces, who were the Members of this august House and they were before me but never happened to see them, so, it`s just on a lighter note to see them for the first time. I was quite glad and it`s good to have a full House like this, I hope it will continue like this as well.

Mr. Speaker Sir! I want to draw the attention of the House that the Levies Force is mostly deputed with the rich people, which is compensated by the government who do not hold any public or government office or status. Why the poor people are paying taxes for security of rich ones, who are not even Member of the Houses or not public office holders? Mr. Speaker Sir! May I have the attention of the House that as everybody knows that poor and middle class are already struggling and struggling hard to keep their home fire burning, on the other hand rich are getting even more richer, stronger are getting stronger.

<u>Mr. Speaker:</u> Shahram Khan Sahib! please respond.

Mr. Salahuddin: Thanks. Could I just quickly mention a few more words which are just pertinent and valid?

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی: چیئرمین باندې اعتراض کوئ او تقریر په انګریزئ کښې دے نو مونږه به اوس انګریزی وایو که پښتو؟

جناب صلاح الدین: شہرام خان! که زه لږ دا Mention کړم نو ډیر به ښه وی، تاسو به لږ پوهه شئ چې زما ، What I want to say by this? Please just give me a couple of minutes, I will try to be very brief.

جناب سپیکر: کریں کریں۔

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker Sir. But the strange anomaly that poor and middle class are even squeezed and squashed even further with the bill for security of the rich who are not public office holders or elected representatives of the people. Mr. Speaker Sir, my point is that why poor people will have to do that? Let me mention very briefly, very precisely that in the UK, people, everybody has to pay council tax and I was a bit inquisitive in that sense and I asked breakdown of that bill, why I would have to pay that much? And I was told that you have to pay for the police and I was quite astonished by that term and why would I pay for police? And they said like, you just dial 999 and police cars are right at your doorstep and you can call them any time, why wouldn't you pay for them? And if you have private guards, how much that would cost you? And they said, it would be around three to four thousand pounds and how much you are paying, just a few hundreds, so, if there this thing is happening why not here? why poor people will have to pay for the security of the rich, who are not public office holders or elected Members of any House? Sir, if I could have.

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی: پښتو کښې ئے اووایئ-----

جناب صلاح الدین: پښتو راځی، پښتو راځی-----

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی: I must say، انګریزی د ومره ښه ده، ما نه خپله هیره شوه، ما سره الفاظ نشته چې زه هغه انګریزی اووایم، زه داد ورکوم-----

جناب صلاح الدین: شہرام خان! پښتو راځی، پښتو راځی۔

جناب سپیکر: جی شہرام خان۔

وزیر بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی: ستا په خبره زه پوهه شوم، دا ورونړه او مونړه ته مسئله ده، زمونړه دې غاړې ته مسئله ده، (قہقہہ) مونړه به یو بل پوهه کوؤ جی، د دوئ Concerns دی چې دا سې خلق، په پښتو کښې څکه وایم چې دا ټول پوهه شی، ټهیک ده داسې که نه وی، French کښې هم جواب درکولے شم، Chinese کښې هم دوه درې ټکی مو ایزده کړی دی، Spanish هم، Anyway پښتو کښې ښه دے، داسې کار دے جی چې Concerns داسې لیویز والا او دغه کوم خلق چې Unelected دی او هغوی سره، چلو اردو میں بات کرتا ہوں، جناب سپیکر صاحب کو بھی سمجھ آئے کہ مسئلہ یہ ہے۔ بات یہ ہے کہ Unelected لوگوں کے ساتھ فورسز کے لوگ ہیں جو یہ کہہ رہے ہیں کہ لیویز کے یا پولیس کے ہیں، جو بھی ہیں، پہلے بھی یہ بات ہوئی تھی، اس وقت یہ Decide ہوا تھا کہ ان کو واپس کیا جائے، تو واپس کیا گیا لیکن کچھ ایسے لوگ تھے جن کو Life threats تھیں تو انہوں نے پھر آئی جی سے ریکوئسٹ کی، یہ سپریم کورٹ کی میرے خیال سے Judgment تھی، If I am not mistaken اور سب لوگوں کو Withdraw کر دیا گیا تھا، اس میں پولیٹیکل لوگ بھی تھے، اس میں نان پولیٹیکل لوگ بھی تھے، کچھ Important لوگ جو دو چار روپے رکھتے ہوں، ان کی کوئی Financial position ہو، تو ایک بہت بڑا مسئلہ بن گیا تھا لیکن اگر یہ کوئی Specifically فلور آف دی ہاؤس Obviously بھی نہیں کہنا چاہیئے، اگر ان کے اس طرح کے کوئی Concerns ہیں کہ ایسے لوگ ہیں جو Deserve نہیں کرتے اور ویسے 'سر سار' کے لئے یا 'شوشہ' کے لئے یا کوئی اس کے لئے لوگ رکھتے ہوں تو اسمبلی کے بعد Identify کر دیں، ہم آئی جی سے ان کے بات کر لیں گے، جو لیگل ہو گا، لیکن Responsibility کی بات ہے کیونکہ Life threat کی بات ہے، Life کی بات ہوتی ہے تو اس حوالے سے ہمیں تھوڑا سا Careful رہنا پڑے گا، بہر حال ایم پی اے صاحب کو ہم سن لیں گے۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ لیاقت علی، ایم پی اے!

جناب لیاقت علی خان: شکریه جناب سپیکر! زمونړه د اپوزیشن ملګرو او پرون چې هاسټل کښې کوم واقعات راغلی وو، ایم پی ایز هاسټل کښې، چې په هغې باندې خپل سیاسی سکورنګ اوکړی، د کمیټۍ د پاره ئے اووئیل خو دا د هغه غمزده خاندان د پاره چې د دعا ئې اونه وئیل، نو دې ټول هاؤس ته دا درخواست کوم

چې د سیکرټری شرافت صاحب پرون د بجلئ د کرنټ د وجې نه ایم پی ایز هاسټل کښې وفات شوے وو نو د هغه د پاره دې ټول هاؤس دعا اوکړی۔

جناب سپیکر: عنایت اللہ صاحب، دعا فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 01:30 pm, Monday, 29th April, 2019.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 29 اپریل 2019ء دوپہر ایک بجکر تیس منٹ تک کے لئے ملتوی ہو گیا)